ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

قل ھو اللہ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

چندہ سالانہ چھ روپے
ششماہی ۵۰-۳
ممالک غیر ۵۰-۷ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

جلد ۷ | ۲ راخاء ۱۳۳۷ھش ، ۷ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ ، ۲ راکتوبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ ستمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳۰ ستمبر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ البتہ چھوٹی صاحبزادی کو آج صبح سے متلی اور بخار کی شکایت ہے احباب صاحبزادی صاحبہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۳۰ ستمبر مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی درویش عمر قریباً ۷۰ سال ضعف پیری کے باعث ٹانگوں کی شدید کمزوری سے بیمار ہیں جو دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

قادیان ۲ اکتوبر قادیان اور مضافات میں گذشتہ تین روز سے مسلسل بارش کے بعد کل دن بھر بارش تھمی رہی اور رات کو مطلع صاف ہو گیا ہے۔ زیادہ بارش کے باعث بٹالہ قادیان کی ریل بھی دو روز سے نہیں آ رہی۔ علاقہ میں یہی لگاتار بارشوں کی گذشتہ سال کی شدید بارشوں سے مطابقت بتائی جاتی ہے جبکہ گذشتہ سال بھی انہی دنوں میں گذشتہ سالوں کا ریکارڈ ٹوٹ گیا تھا۔ احمدیہ محلہ کے مکانات کی مجموعی صورت حال تو اس وقت تک بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے تاہم مسلسل زور دار بارش کی تاب نہ لاتے ہوئے بیشتر مکانات کی چھتیں ٹپکنے لگی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ آمین۔

یورپ اور امریکہ میں جماعت ہائے احمدیہ کے کامیاب سالانہ جلسے

قادیان یکم ستمبر۔ خدائے بزرگ و برتر نے اپنے مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو عظیم الشان وعدہ دیا تھا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ خدا ہی کے فضل اور رحم کے ساتھ نہایت شان سے پورا ہو رہا ہے۔ اور اس مقدس بستی سے اٹھنے والی آسمانی آواز آج ساری دنیا میں گونج رہی ہے۔

ساری دنیا میں جس تیزی سے بے دینی اور لادینیت پھیل رہی تھی۔ مذہب پسند طبقہ میں اسے بڑی تشویش کی نگاہ سے دیکھا جا رہا تھا۔ ایسے موقعہ پر خالص روحانی قدروں پر جاری کردہ تحریک کی کامیاب اطلاعات اس طبقہ کے لئے یقینی طور پر دلی خوشی اور مسرت کا موجب ہو سکتی ہیں۔ اس لئے کہ اگر ایک طرف اہل دنیا نے خدا سے انتہائی بُعد کی راہوں پر قدم مارا ہے تو عین اُسی وقت اُفق مشرق سے ان کی خوش نصیبی کا روشن ستارہ بھی طلوع فرما چکا ہے جس کی کرنیں دور دور کے ممالک میں پھیلنے لگی ہیں۔

آدم کی اولاد جس کی فطرت میں اپنے خالق و مالک کی جستجو کا مادہ ودیعت کیا گیا ہے۔ ناممکن ہے کہ اس کی طرف سے زمین کے کسی گوشہ سے آواز بلند ہو تو سعید روحیں یا لبیک سعیاً کا منظر پیش کرتی ہوئی اس پاس پہنچ نہ جائیں۔

بہر حال جماعت احمدیہ اپنے محبوب امام کی قیادت میں جس تنظیم سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اشاعت اسلام کے وسیع پروگرام پر عمل پیرا ہے۔ اس کے خوش کن نتائج کا اندازہ ان رپورٹوں سے کیا جا سکتا ہے جو ان ممالک میں جماعت کی تبلیغی جدوجہد کے متعلق وقتاً فوقتاً موصول ہوتی ہیں چنانچہ حال ہی میں یورپ اور امریکہ کی جماعتوں کے علی الترتیب ہیگ (ہالینڈ) اور پٹسبرگ (امریکہ) میں نہایت کامیاب سالانہ جلسے منعقد ہوئے جن میں مرکزی اور مقامی مبلغین کے علاوہ مقامی نومسلم احمدی احباب نے بھی نہایت ذوق شوق سے حصہ لیا اور اس طرح سینکڑوں اور ہزاروں بندگان خدا تک اسلام کا پیغام نہایت مؤثر رنگ میں پہنچانے کا موقع میسر آیا۔

احباب کی دلچسپی کے لئے ذیل میں ان ہر دو اجتماعات کی بالکل مختصر رپورٹیں درج کی جاتی ہیں۔ مفصل رپورٹ موصول ہونے پر بعد میں شریک اشاعت کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

ہیگ میں جماعت احمدیہ کے یورپی مشنوں کی چھٹی سالانہ کانفرنس

دی ہیگ (ہالینڈ) جماعت احمدیہ کے یورپی مشنز کی چھٹی کانفرنس امسال ہالینڈ کے دارالحکومت ہیگ میں بتاریخ ۱۶ ستمبر تا ۱۸ ستمبر نہایت کامیابی سے منعقد ہوئی۔ جس میں ہالینڈ۔ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ انگلستان۔ سویڈن اور سپین کے مبلغین اسلام نے شرکت کی۔

یورپین مشنز کانفرنس کا بنیادی مقصد مبلغین کرام کا باہمی مشورہ کے لئے جمع ہونا ہے۔ اس کانفرنس کو خدا تعالیٰ کے فضل سے سال بہ سال بہت اہمیت ہوتی جا رہی ہے۔ جس ملک میں بھی یہ کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے وہاں بہت وسیع پیمانے پر اسلام کے چرچے اور شہرت کی صورت شکل آتی ہے۔ اخبارات بڑی کثرت کے ساتھ نہ صرف کانفرنس کی روئداد کا ہی ذکر شائع ہوتا ہے۔ بلکہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والے نئے روحانی انقلاب کا بھی بہ تکرار ذکر آتا ہے۔

چنانچہ یورپ کے تبلیغی مشنوں کی اس سہ روزہ چھٹی سالانہ کانفرنس کے اختتام پر یورپی ملکوں کے مبلغین اسلام نے ایک نہایت وسیع پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ جس میں دنیا کے بڑے بڑے اخباروں کے نامہ نگار بھاری تعداد میں موجود تھے یورپ کے اخبارات میں کانفرنس کی روئیداد نمایاں طور پر شائع ہوئی۔ انہوں نے اپنے کالموں میں کانفرنس کی متعدد تصاویر کو بھی بخوشی جگہ دی۔

کانفرنس میں شرکت کے لئے مبلغین کرام کی آمد اور تبلیغ اسلام کی جدوجہد کو اور زیادہ وسیع اور مضبوط بنیادوں پر جاری رکھنے کے لئے انہوں نے جو کانفرنس کے پروگرام میں جو حصہ لیا وہ سب ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔ اس اہم کانفرنس کا افتتاح محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے لمبی دعا اور بیش قیمت نصائح کے ساتھ فرمایا۔ ہفتہ کے روز مبلغین کرام نے ایک بڑے پبلک جلسہ سے بھی خطاب کیا محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر ایک معرکۃ الآراء تقریر فرمائی۔ دو اشخاص نے قبولِ اسلام کا اعلان کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

پٹسبرگ میں جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی گیارھویں سالانہ کنونشن

واشنگٹن۔ امریکہ مشن کے مبلغ انچارج مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت ہائے امریکہ کی گیارھویں سالانہ کنونشن پٹس برگ میں مورخہ ۲۹-۳۰-۳۱ اگست کو نہایت کامیابی سے منعقد ہوئی۔ جس میں مندرجہ ذیل ۲۷ مقامات سے احباب جماعت شریک ہوئے۔ بوسٹن۔ کیمبرج۔ ٹرینٹن۔ نیوٹن۔ نیویارک۔ مانٹ کلیر۔ نیو آرک۔ بالٹی مور۔ واشنگٹن۔ ڈی سی۔ لوئی ول۔ اینبریرگ۔ جیس برگ۔ فریڈرکس۔ واشنگٹن۔ پنسلوینیا۔ ینگس ٹاؤن۔ کلیولینڈ۔ ڈیٹرائٹ۔ شکاگو۔ دور کی۔ ڈیٹن۔ انڈیانا پولس۔ سنسناٹی۔ کینال زون۔ دون ویل۔ سینٹ لوئیس۔ کینیڈا۔

مورخہ ۲۹ اگست کا اجلاس شوریٰ کے طور پر منعقد ہوا جس میں ہر جماعت کا ایک ایک نمائندہ شریک ہوا۔ اور جس میں تربیتی تعلیمی۔ مالی اور جماعتی امور پر غور کیا گیا۔

لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کے اجلاس ۳۰ اگست کو ہوئے۔ بقیہ تمام اجلاسوں میں غیر مسلم پبلک بھی شامل ہوتی رہی۔ مشاورتی اجلاس میں تمام نمائندگان جماعت ہائے امریکہ نے فیصلہ کیا کہ حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات حسرت آیات پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں احباب جماعت امریکہ کے گہرے اور دلی جذبات غم اور ہمدردی کا اظہار کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں اعلیٰ ترین مدارج عطا فرمائے۔ آمین۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت ہائے امریکہ کے نئے سال کے پروگرام میں برکت ڈالے اور اسے اسلام کی شاندار کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا سڑسٹھواں

جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۷، ۱۸، ۱۹ اکتوبر منعقد ہو رہا ہے:
خود بھی تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو بھی ہمراہ لانے کی کوشش فرمادیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرت سر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان ـــــ مورخہ ۲ر اکتوبر ۱۹۵۸ء

سینمابینی کی لعنت

یہ بات بڑی عجیب معلوم ہوتی ہے کہ ایک طرف تو انسان مادی ترقی میں اس قدر آگے نکل چکا ہے کہ مصنوعی سیاروں کی مدد سے فضاء آسمانی کو سر کرنے کے منصوبے بنا رہا ہے۔ مگر دوسری طرف اس کی حالت یہ ہے کہ اُسی قدر روحانی اور اخلاقی قدروں سے نیچے گرتا جا رہا ہے۔ اور یہ ایک تلخ حقیقت ہے۔ کہ آج کا انسان وہ انسان نہیں جو پہلے وقتوں میں تھا۔ کسی اخلاقی دائرہ میں رہ کر انسانی قدروں کو پہچاننے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی بجائے آج اپنے ہی مسلمہ ضابطہ کو تار تار کرنے کے درپے ہے۔ بے قیدی کی زندگی اس قدر بڑھ رہی ہے کہ انسانیت ہر قدم پر سر پیٹ رہی ہے!!

اگر غور کیا جائے تو اس بے راہ روی کے مختلف عوامل میں سے سینمابینی کی علادت کو سب سے زیادہ دخل حاصل ہے۔ درحقیقت موجودہ مغربی تہذیب نے جو سب سے بڑی خرابی انسانی معاشرہ میں پیدا کر دی ہے وہ یہی سینمابینی کی عادت ہی ہے۔ اس سے آج جرائم کی کثرت اور بداخلاقی کو زیادہ فروغ مل رہا ہے۔ نہ صرف ہمارا ملک بلکہ دنیا کے دوسرے بڑے بڑے ممالک بھی اس کے بدنتائج سے چلا اُٹھے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کہ ان سب کی تحقیقی رپورٹیں سینمابینی کو ہی ام الجرائم قرار دیتی ہیں۔ مگر آج کوئی بھی اس دروازے کو بند کرنے کے لئے تیار نہیں۔ حد یہ ہے کہ بعض لوگ اس اخلاقی بگاڑ اور فلمی دنیا کی خرابیوں کو تسلیم کرتے ہوئے محض دورِ حاضر کے سماج کے تقاضوں کو پورا کرنے کی غرض سے فلم بینی کی تائید کرتے ہیں۔ جیسا کہ ابھی چند روز ہی ہوئے پنجاب کے ایک کثیر الاشاعت روزنامہ میں ایک مضمون شائع ہوا۔ اس میں اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے

"اس میں شبہ نہیں کہ ہماری فلمی زندگی میں بھی کچھ بُرائیاں ہیں اور اکثر فلمساز محض اپنے مالی مفاد کا خیال رکھتے ہوئے ایسی فلمیں تیار کرتے ہیں جو زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کر سکیں اور ایسا کرنے کے لئے انہیں اپنی فلموں میں ایسے مناظر بھی شامل کرنے پڑتے ہیں جو یقیناً مخرب اخلاق ہوتے ہیں"

آگے چل کر لکھتا ہے:۔

"ہم اس بات کے حق میں نہیں ہیں کہ مغربی فلموں کی طرح ہماری فلمیں بھی عُریانیت کا مجموعہ بن کر رہ جائیں مگر موجودہ سماج کے تقاضوں کو پورا کرنے میں کیا بُرائی ہے؟"

حالانکہ اصل چیز جو پہلے نمبر پر قابلِ اصلاح ہے وہ تو یہی دورِ حاضر کے تقاضے ہیں!! جب یہ تقاضے ہی ایک بڑے بگاڑ کا نتیجہ ہیں تو پہلے انہی کی اصلاح چاہیئے۔ پس سب سے مقدم سماج کے مزاج کی درستی اور اُس کی اصلاح ہے جس کے نتیجہ میں سماج کے تقاضے خود بخود بدل کر عمدہ اخلاق کی سطح پر آ جائیں گے۔

دنیا کی تاریخ اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ دنیا میں جب بھی سماجی بگاڑ حد سے گذر گیا تو ایک مردِ کامل کی قوتِ قدسی نے دنیا والوں کی کایا پلٹ دی۔ اور اب بھی اس کے بغیر دنیا کی حالت سدھر نہیں سکتی چونکہ جماعت احمدیہ کو اس بات کا دعویٰ ہے کہ وہ اس زمانہ کے مامور اور مصلح کی آواز پر لبیک کہنے والی ہے۔ اور کہ آئندہ زمانہ میں اُس کے ذریعہ ساری دنیا میں روحانی انقلاب آنے والا ہے۔ لہذا خدا کے فضل سے اس پہلو سے بھی جماعت احمدیہ کو ایک امتیاز حاصل ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد سینمابینی کی لعنت سے محفوظ ہیں۔ کیونکہ آج سے ایک عرصہ پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی دُور بین نگاہوں سے سینما کے خطرناک مضرات کو بھانپ لیا اور اپنی جماعت کو سینمابینی کی ممانعت کر دی۔ اور جماعت کی غالب اکثریت نے اس حکم پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کی۔ البتہ چونکہ انسان قدرتی طور پر اپنے ماحول کے اثرات سے جلد متاثر ہو جاتا ہے۔ اور جس صورت میں کہ سینمابینی سارے ملک میں ایک وبا کی صورت اختیار کر چکی ہے ممکن ہے کہ بعض بڑے بڑے شہروں میں کچھ لاابالی نوجوان اس سے بالکل خلاصی حاصل نہ کر سکے ہوں۔ اس لئے ایسی رپورٹ ملنے پر حضور نے اپنے ایک حالیہ خطبہ کے ذریعہ جماعت کے ایسے نوجوانوں کو اس شیطانی فعل سے کنارہ کش ہو جانے کی تلقین فرمائی ہے۔ حضور کا یہ خطبہ اخبار کی گذشتہ اشاعت میں درج کیا جا چکا ہے امید ہے کہ جماعت کا نوجوان طبقہ جماعت کے بلند مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے نہ صرف یہ کہ جلد از جلد اپنی اس کمزوری پر قابو پانے کی کوشش کرے گا۔ بلکہ مناسب پیرایہ میں اپنے دیگر ہم وطنوں کو بھی سینمابینی کے بدنتائج سے باخبر کر کے اُسے بھی مجتنب رہنے کی تلقین کرے گا۔ کہ یہ بھی ملک وملت کی بڑی خدمت ہے۔ جس کی ہر سچے احمدی سے توقع کی جانی چاہیئے۔

آریہ سماج کی موت

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ۱۹۰۲ء میں حسب ذیل الفاظ میں پیشگوئی فرمائی:۔

"جس مذہب میں روحانیت نہیں اور جس مذہب میں خدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں اور صدق و صفا کی روح نہیں اور آسمانی کشش اس کے ساتھ نہیں اور فوق العادت تبدیلی کا نمونہ اس کے پاس نہیں وہ مذہب مردہ ہے۔ اس سے مت ڈرو۔ ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لو گے۔ کیونکہ یہ مذہب آریہ کا زمین سے ہے نہ آسمان سے۔ اور زمینی باتیں پیش کرتا ہے۔ نہ آسمان کی۔ پس تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۶)

ہو سکتا ہے اُس وقت کے حالات کے پیشِ نظر یہ بات بڑی عجیب بلکہ بعید از قیاس معلوم ہوتی ہو۔ مگر جس صورت میں کہ اسی پیشگوئی پر ابھی صرف ۵۵ سال کا قلیل عرصہ گذرا ہے جو قومی عمر کے لحاظ سے بھی کچھ زیادہ نہیں آریہ سماج کا دورِ انحطاط اور اُس پر اُس کے سرکردہ لیڈروں کے اپنے بیانات بجائے خود اس پیشگوئی کے سچا ہونے پر مہرِ تصدیق ثبت کر رہے ہیں۔ چنانچہ اسی پرچہ میں دوسری جگہ آریہ سماج کے متعلق مہاشہ کرشن آف پرتاپ کے تازہ خیالات بجنسہٖ نقل کئے گئے ہیں۔ مہاشہ جی کو آریہ سماج سے جو قریبی تعلق حاصل ہے اور جس رنگ میں آپ سماج کے اصل احوال و کوائف سے پورے طور پر واقف و آگاہ ہیں غالباً سارے بھارت میں آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوگا۔ اس لحاظ سے آپ کے وچار بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اب ایک طرف محولہ بالا پیشگوئی کے الفاظ کو بغور مطالعہ کریں اور دوسری طرف مہاشہ جی کے ان تاثرات پر نگاہ کریں۔ جن میں اُنہوں نے صاف لفظوں میں اقرار کیا ہے کہ

(۱) آریہ سماج نے دھرم پرچار کو اتنا نہیں اپنایا جتنا کہ انسٹی ٹیوشنوں کو

(۲) آریہ مہ سشتوں میں دھرم پرچار کے لئے وہ شردھا پیدا نہیں ہوئی جو انسٹی ٹیوشنوں کے لئے ہے۔

(۳) انسٹی ٹیوشنوں کے لئے تو نوجوانوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں لیکن دھرم پرچار کے لئے نہیں۔

(۴) عام آریہ سماجیوں نے جس فراخدلی سے انسٹی ٹیوشنوں کے لئے اپنے کھیسے خالی کئے ہیں دھرم پرچار کے لئے نہیں۔

اور پھر ان چاروں امور کا خلاصہ در خلاصہ مہاشہ جی کے ان الفاظ میں ملتا ہے کہ

"ان کی ساری شکتی انسٹی ٹیوشنوں پر لگ رہی ہے۔ اور اگر کچھ بچ جاتی ہے تو وہ جھگڑوں پر لگ جاتی ہے"

کچھ عرصہ ہوا جب پنجاب میں ہندی ایجی ٹیشن زوروں پر تھی اور ہندوستان کی آریہ سماج اس میں حصہ لینے کیلئے پیش پیش تھی تو وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو اور ملک کے دوسرے نیتاؤں نے کھلے الفاظ میں اس بات کا متعدد بار اظہار کیا تھا کہ آریہ سماج اپنے اصل مقصد یعنی دھرم اور اخلاق کے کاموں سے ہٹ چکی ہے اور اپنے آپ کو ہندی ایجی ٹیشن اور اسی قسم کی دوسری گری ہوئی سیاست کی سرگرمیوں میں ملوث کر رہی ہے۔ ان لیڈروں کے یہ الزامات بھی آریہ سماج کے موجودہ رجحانات اور کارگزاریوں کا صحیح نقشہ پیش کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں اگر غور سے دیکھا جائے تو درحقیقت آریہ سماجیوں کی دھرم پرچار سے اس قدر بے اعتنائی میں ان کا اپنا اتنا قصور نہیں جتنا کہ خود آریہ مذہب کی حقیقی روحانیت سے تہی دامنی کو دخل ہے اس لئے کہ اگر اس مذہب میں حقیقی روحانیت ہوتی اور آسمانی کشش کا کچھ حصہ اس میں پایا جاتا تو اُس کے ماننے والوں پر اس کا کچھ تو اثر ہوتا اور اس قلیل عرصہ ہی میں دھرم پرچار سے اُن کی بے اعتنائی کی یہ حالت نہ ہوتی۔ اور ان کی تمام تر توجہ دنیوی جاہ و حشمت کے حصول میں صرف نہ ہونے لگتی!!

جب یہ صورتِ حال ہے تو روحانی پہلو سے آریہ سماج کی موت میں اور کون سی کسر باقی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے مامور اور مرسل کی بتائی ہوئی قبل از وقت بات کے سچا ہونے میں کیا شبہ باقی رہا!!

قابلِ امداد بھائیوں کے لئے پارچات

قادیان کے جلسہ سالانہ پر بعض دوست اپنے غریب اور قابلِ امداد مستحق بھائیوں کی پارچات سے امداد فرمایا کرتے ہیں ایسے مخیر اور دسی خدمت احباب کی یاد دہانی کے لئے تحریر ہے کہ وہ اس سال بھی اپنے بھائیوں کا خیال رکھیں۔ چونکہ جلسہ سالانہ کے چند روز بعد موسم سرما شروع ہو جاتا ہے اسلئے مناسب ہے کہ قابل امداد بھائیوں کیلئے گرم پارچات ہمراہ لائیں۔ اس سے ایک تو مستحق افراد کی بروقت امداد ہو جائیگی دوسرے اُنہیں بھی ڈول کے زائد خرچ سے زیر بار نہ ہونا پڑیگا

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی نویں کامیاب سالانہ کانفرنس

حضرت اقدس کا روح پرور پیغام جماعت کی ترقی کے لئے اہم تجاویز

(مکرم عبدالحی صاحب مبلغ اسلام انڈونیشیا کی مفصل رپورٹ کا خلاصہ)

۱۹۴۹ء سے جماعت احمدیہ انڈونیشیا ہر سال اپنی سالانہ کانفرنس منعقد کرتی ہے اس سال ہماری نویں سالانہ کانفرنس گاروت کے شہر میں ۱۸ر جولائی سے لے کر ۲۰ جولائی تک کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔

سالانہ کانفرنس کی حیثیت

ہماری اس کانفرنس میں ایک طرف تو جماعتوں کے نمائندگان اکٹھے ہو کر جماعت کی ترقی اور بہبودی کے لئے تجاویز سوچتے اور ان پر بحث کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف تبلیغی و تربیتی جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں تمام احباب جماعت بلکہ غیر از جماعت اصحاب بھی شامل ہوتے ہیں۔

شہر گاروت کی خصوصیت

ہماری نویں کانفرنس مغربی جاوا کے شہر گاروت میں منعقد ہوئی۔ گاروت کا شہر جاکرتا سے تقریباً ۱۶۵ میل جنوب مشرقی جانب ایک خوبصورت وادی میں واقع ہے۔ اس کا گردونواح کا علاقہ بھی بہت خوبصورت ہے۔ جنگ سے قبل یہ جگہ سیاحوں کی آماجگاہ تھی۔ لیکن اب بدامنیوں کی وجہ سے اس اعتبار سے اس کی اہمیت کم ہو گئی ہے۔

گاروت میں جماعت قائم ہوئے قریباً ربع صدی کا عرصہ گذر چکا ہے یہاں شروع شروع میں سخت مخالفت ہوئی۔ لیکن آخر اللہ تعالےٰ نے جماعت قائم کر دی۔ اس وقت جماعت کی اپنی تعمیر کردہ ۲ مساجد اور ایک بہت بڑا وسیع ہال موجود ہے

ریڈیو اور پریس

ریڈیو سے مختلف مواقع پر ہماری کانفرنس کے متعلق خبریں نشر کی گئیں اسی طرح اس بار انڈونیشیا کی مشہور خبر رساں ایجنسی یعنی انتارا کے نمائندہ کو بھی جلسہ کے لئے مدعو کیا گیا۔ انتارا نے تین نیوز بلیٹین شائع کئے۔ ایک ۱۶ر جولائی کو۔ دوسرا ۲۰ر جولائی کو اور تیسرا ۲۱ر جولائی کو۔ انتارا کی شاخیں سارے انڈونیشیا میں ہیں اس لئے اس کے ذریعہ خدا کے فضل سے انڈونیشیا بھر میں جلسہ کے متعلق خبریں نشر ہوتی رہیں۔ علاوہ ازیں جلسہ سے قبل جوکجاکارتا اور سماری نگ کے اخبارات کو بھی جلسہ کے متعلق خبر بھیجی گئی جاکرتا سے مرکزی ریڈیو نے کانگرس کے انعقاد کی خبریں نشر کیں۔ باندونگ شہر کے ریڈیو اور روزنامہ میں بھی جلسہ کے انعقاد کی خبریں شائع ہوئیں۔

ملک کے سیاسی حالات کے پیش نظر یہ خدشہ تھا کہ شاید اس دفعہ ہمارے جلسہ کے راستے میں روکاوٹ پیدا نہ ہو جائے ۱۹۵۸ء کے شروع میں وسطی سماٹرا اور شمالی سلیبس میں مرکزی حکومت کے خلاف بغاوت ہوئی تھی۔ اور مغربی جاوا کا علاقہ تو سالہا سال سے باغیوں کی سرگرمیوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اور خصوصاً گاروت کا علاقہ تو ان کی کارروائیوں اور حملوں کا زیادہ نشانہ بنا چلا آتا ہے۔ مذکورہ بغاوتوں کے پھوٹنے کے بعد سارے ملک میں ہنگامی راج ہے۔ اور مارشل لاء نافذ ہے۔ پانچ افراد سے زائد اکٹھے ہونے منع ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ان حالات کے باوجود ہماری سالانہ کانفرنس امید سے بڑھ کر کامیاب ہوئی۔ گو فوجی حکام سے جلسہ کی اجازت حاصل کرنے کے لئے ہمیں کافی جدوجہد کرنا پڑی پہلے حکومت نے کانفرنس کی اجازت تو دے دی لیکن جلسہ کو روک دیا۔ لیکن مزید بھاگ دوڑ اور کوشش کے نتیجہ میں بعض شرائط کے ماتحت جلسہ کی اجازت بھی دے دی گئی۔ الحمدللہ۔

خدام الاحمدیہ کا اجتماع

پہلے عام طور پر کانفرنس کے ایام میں ہی لجنہ اماء اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے اجلاسوں کے لئے کوئی وقت معین کر دیا جاتا ہے۔ اس سال پہلی مرتبہ خدام الاحمدیہ کا جلسے کے ایام سے قبل علیحدہ اجتماع بھی ہوا۔

اس سال ۱۸ر اور ۱۹ر جولائی کی درمیانی رات کو آٹھ بجے ایک مڈل سکول کے ہال میں جلسہ استقبالیہ منعقد کیا گیا۔ اس کے لئے حکومت۔ فوج اور پولیس کے افراد۔ پارٹیوں۔ سوسائیٹیوں اور انجمنوں کے نمائندوں اور دوسرے ذی اثر اصحاب کو مدعو کیا گیا۔ ہال جو بہت وسیع ہے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مجبوراً جماعت کے اکثر افراد کو باہر برآمدوں میں کھڑا رہنا پڑا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم جناب سوجادی صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد جناب سوجادی صاحب نے مختصر لیکن مؤثر الفاظ میں جلسے کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرم جناب راڈین ہدایت نے صدر جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی حیثیت سے اپنی تقریر کی۔

اس کے بعد محترم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ نے اپنی تقریر کی۔ جس میں جماعت کے اغراض و مقاصد کو بیان کیا۔ اور نہایت مؤثر رنگ میں پیغام احمدیت سامعین تک پہنچایا۔

ان تقاریر کا خلاصہ اخبار رساں ایجنسی "انتارا" کے خصوصی نمائندہ کے الفاظ میں دوسری جگہ بیان کیا جائے گا۔ یہاں صرف یہ بات ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ محترم جناب شاہ صاحب نے اپنی تقریر میں جب اس امر کا ذکر کیا کہ ڈاکٹر زویمر نے جماعت احمدیہ کی مساعی کو عیسائیت کے لئے ایک بہت بڑے خطرے کا موجب قرار دیا ہے نیز جب یہ بات پیش کی کہ احمدیہ جماعت کے مبلغین عیسائی پادریوں کو افریقہ و ایشیا کے ممالک میں شکست دے رہے ہیں۔ اسی طرح جب آپ نے رسالہ "لائف" سے احمدیت کی جدوجہد تبلیغ اسلام کو پیش کیا۔ تو لوگوں پر اس سے بہت اثر ہوا۔

ان تقاریر کے بعد حاضرین کی چائے۔ مٹھائی وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ اور اس کے بعد موقع دیا گیا کہ حاضرین اپنے اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ چنانچہ فوج۔ حکومت۔ لوکل سیلف گورنمنٹ۔ کمیونسٹ پارٹی۔ مزدوروں کی انجمن کے نمائندوں اور اس طرح انڈونیشین چینی آرگنائزیشن کے نمائندوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور انہوں نے جماعت کی پُر امن مساعی اور تبلیغی و تربیتی جدوجہد کو سراہا۔

اس کے بعد مبلغین سلسلہ اور عہدیداران مرکزیہ کا مہمانوں سے باری باری تعارف کرایا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کا لیکچر "پیغام احمدیت" (انڈونیشین زبان میں ترجمہ) تمام مہمانوں میں تقسیم کیا گیا۔ یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جلسہ سے قبل اور دوران میں ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ خیال تھا کہ شاید بارش کی وجہ سے اور اسی طرح گاروت کے علاقہ کے غیر محفوظ ہونے کی وجہ سے رات کو اس اجلاس میں بیرونی ازجماعت دوست تھوڑی تعداد میں آئیں گے۔ لیکن خدا تعالےٰ کا خاص فضل ہوا کہ امید سے کہیں بڑھ کر دوست تشریف لائے۔ مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ مختلف سیاسی مذہبی اور سوشل جماعتوں کی طرف سے مرد و خواتین

احمدیوں کی ہمت تنظیم سرگرمی اور انہماک تبلیغ

ہمارے لئے سبق آموز اور رشک انگیز ہے

مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی کے اخبار "صدق جدید" کا ایک شذرہ

مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی نے اپنے مشہور ہفتہ وار اخبار "صدق جدید" لکھنؤ کی ۱۹ر ستمبر ۱۹۵۸ء کی اشاعت میں "سبق آموز" کے زیر عنوان حسب ذیل شذرہ شائع فرمایا ہے:-

"پچھلے ہفتہ ڈاک سے ایک پیکٹ موصول ہوا جس کے اندر سے ۲ پرچے ایک انگریزی ہفتہ وار "دی ٹرتھ" (The Truth) کے برآمد ہوئے۔ پرچے کی پہلی جھلک کچھ اسلامی رنگ کی نظر آئی۔ حیرت ہوئی کہ یہ انگریزی پرچہ مسلمانوں میں نکالنے والا کون اور کہاں نکلتا ہے؟ دوسرے ہی لمحہ معلوم ہو گیا کہ پرچہ احمدیوں (قادیانیوں) کا ہے۔ اور مقام لاگوس سے ہر ہفتہ شائع ہوتا رہتا ہے۔ خود یہ لاگوس ہے کہاں؟ کس ملک بلکہ کس براعظم میں؟ اپنی جغرافیہ دانی جواب دیتی معلوم ہوئی۔ خاصے غور اور تامل کے بعد خیال آیا کہ یہ تو کہیں مغربی افریقہ کے کسی بر طانوی علاقہ میں واقع ہے۔ دنیا کے ایک دور افتادہ گوشے میں ہندوستان اور پاکستان سے ڈیڑھ دو ہزار میل کے فاصلے پر جہاں تک رسائی بھی آسان نہیں۔ پھر ایک انسائیکلو پیڈیا کو کھول کر دیکھا۔ تو اس میں یہ ملا کہ لاگوس کی آب و ہوا بھی بہت خراب ہے۔ اور یہاں شہری تمدن کے ذرائع ریل و رسائل بھی دشوار ہیں:

"قادیانیوں" کے عقائد کو چھوڑیئے۔ ان کی یہ ہمت تنظیم۔ سرگرمی۔ انہماک تبلیغ بھی ہمارے لئے سبق آموز اور رشک انگیز نہیں"؟

نمائندے شامل تقریب ہوتے۔ حاضرین اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہی اچھا اثر لے کر گئے۔ کئی غیر از جماعت دوستوں نے ہماری اس تقریب کی غیر معمولی کامیابی پر اظہار مبارکباد کیا۔ بعض مہمانوں نے نہایت ہی تعجب سے یہ کہا کہ موجودہ ماحول میں جبکہ انڈونیشیا کے اکثر مسلمان اس دلیری اور صاف گوئی سے اسلامی نقطۂ نگاہ پبلک کے سامنے پیش کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ فی الواقع احمدیہ جماعت قابل تحسین ہے کہ وہ کھلے الفاظ میں اسلام کے نقطۂ نگاہ کو پیش کرتی ہے۔

ایک غیر احمدی دوست نے ہمارے ایک احمدی دوست انجنیئر گوجوا صاحب کو کہا کہ آج ہم نے دعا کا جو نظارہ دیکھا ہے وہ احمدیہ جماعت سے باہر کہیں نہیں دیکھا جا سکتا۔ وہ خشوع اور درد جس سے احمدی اپنے مالک حقیقی کے آگے گڑگڑاتے ہیں یہ نعمت فی الواقع آپ کی جماعت کو ہی حاصل ہے اور اس نعمت کی قدر بھی درحقیقت احمدی جماعت کو ہی ہے۔

یہ جلسہ استقبالیہ رات کو گیارہ بجے دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ دعا سے قبل صدر مجلس نے ایک بار پھر حاضرین کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے نہایت فراخدلی سے اپنے سکول کے وسیع اور آراستہ ہال کے استعمال کی اجازت دی۔

دوسرے روز ۱۹ر جولائی کا پہلا اجلاس

ساڑھے سات بجے صبح تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جناب راڈن ہدایت صاحب نے جناب شریف صاحب کے سپرد جلسے کی صدارت کا کام کیا۔ جناب شریف صاحب نے مختصر تقریر کے بعد جنرل سیکرٹری صاحب کو ہدایت کی کہ وہ جماعتوں کی حاضری لیں۔ اس موقعہ پر ۳۴ جماعتوں (برانچوں) میں سے ۲۲ حاضر ہو سکیں۔ جاوا کی جماعت میں سے صرف ایک جماعت غیر حاضر تھی۔ جاوا سے باہر کی جماعتوں میں سے صرف جنوبی سماٹرا کی جماعت شامل ہو سکی۔ وسطی اور شمالی سماٹرا اور سلیبس کی جماعتیں ملک کے موجودہ سیاسی حالات کے پیش نظر شامل نہ ہو سکیں۔ اس کے بعد جنرل سیکرٹری صاحب یعنی جناب آڈنگ حمید صاحب نے گذشتہ سال کے کام کی رپورٹ پیش کی۔ اس وقت صرف چیدہ چیدہ امور کا ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ گذشتہ سال مغربی جاوا میں ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اس جماعت کے افراد کی تعداد ۴۲ ہے۔

۲۔ گذشتہ ڈیڑھ سال میں یعنی ۱۹۵۷ء سے لے کر جولائی ۱۹۵۸ء تک جماعت کی تعداد میں تقریباً ڈیڑھ ہزار افراد کا اضافہ ہوا۔ فالحمدللہ۔

۳۔ ملک کے موجودہ حالات کی وجہ سے تبلیغ کا کام کما حقہ نہ کیا جا سکا۔ لیکن پھر بھی مغربی جاوا کی بعض جماعتوں نے خوب تن دہی اور جوش سے کام کیا۔ اسی طرح سے وسطی جاوا میں بھی خدا کے فضل سے تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ اور ایک نئی جگہ بعض افراد نے بیعت کی۔ اسی طرح بالخیر پاسین (بورنیو) میں بھی کچھ بیعتیں ہوئیں۔

۴۔ تعلیم و تربیت

جماعت کے افراد کے لئے تعلیم و تربیت کا سوال نہایت ہی اہم ہے کیونکہ ہماری جماعتیں مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور بعض دفعہ ایک شہر میں رہنے والے احباب ایک دوسرے سے کافی دور فاصلے پر سکونت رکھتے ہیں۔ اسی طرح تعلیم حاصل کرنے والے ایک ہی قابلیت کے نہیں ہوتے۔ اور پھر تعلیم دینے والوں کی تعداد بھی تھوڑی ہے۔ اس لئے اس سوال کو حل کرنا آسان کام نہیں۔ پچھلے سال سے تعلیم و تربیت کی ایک سب کمیٹی کام کر رہی ہے۔

۵۔ رسالہ سینر اسلام

خدا کے فضل سے رسالہ باقاعدہ جاری رہا۔ ہمارا رسالہ غیروں میں بھی مقبول ہو رہا ہے۔

۶۔ پریذیڈنٹ سوکارنو انڈونیشیا ڈاکٹر محمد حتی صاحب اور دیگر کئی لیڈروں کو انڈونیشین و انگریزی لٹریچر دیا گیا۔ ملایا کی آزادی کے موقعہ پر جماعت کی طرف سے سلامتی و مبارکباد کا تار دیا گیا۔ وزیر اعظم صاحب نے جس کے جواب میں بذریعہ تار شکریہ ادا کیا۔

۷۔ اسی طرح پریذیڈنٹ سوکارنو صاحب امسال جب شروع سال میں پاکستان تشریف لے گئے۔ تو وہاں مکرم شاہ محمد صاحب و مکرم ملک عزیز احمد صاحب نے انڈونیشین سٹوڈنٹس مقیم ربوہ کی معیت میں ان سے لاہور میں ملاقات کی۔ اور سارے قافلہ کو سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا۔

۸۔ ملکی بغاوت کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کا طرز عمل

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے اس ملک کے سیاسی حالات دو تین سال سے سخت مخدوش چلے آتے ہیں ان حالات نے ۱۹۵۸ء کے آغاز میں باقاعدہ بغاوت کی صورت اختیار کر لی۔ اس موقعہ پر عہدیداران مرکزیہ اور قائمقام رئیس التبلیغ مکرم جناب مولوی امام الدین صاحب کی طرف سے جماعتوں کو سرکلر بھیجا گیا۔ کہ ہماری جماعت اس عقیدہ پر قائم ہے کہ حکومت وقت کی اطاعت کی جائے۔

۹۔ حضور کی خدمت میں جماعت کی درخواست

مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب کی پاکستان کو روانگی کے موقعہ پر جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے حضور کی خدمت میں درخواست کی تھی۔ کہ حضور سرزمین انڈونیشیا کو اپنے قدم میمنت لزوم سے برکت دیں۔ ابھی تک ہماری کوتاہیوں اور غفلتوں کی وجہ سے اس بارے میں کامیابی نہیں ہو سکی۔ احباب دعا کریں کہ خدا وہ دن جلد لائے کہ وہ وجود جس کے متعلق الہام الٰہی نے خبر دی تھی۔ کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ وہ سرزمین انڈونیشیا کو بھی برکت دے سکے ابھی یہ رپورٹ پڑھی جا رہی تھی کہ حضرت اقدس امیر المومنین کی طرف سے جلسہ کے لئے بذریعہ تار پیغام موصول ہوا۔ تار کے ملنے پر اجلاس کو دس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ تاکہ اس عرصہ میں تار کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ کیا جا سکے۔ تار کا ترجمہ مکمل ہونے پر اجلاس دوبارہ شروع ہوا۔ اور مکرم جناب شاہ محمد صاحب نے حضور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ پیغام سنتے وقت جماعت پر رقت کا عالم طاری تھا۔ پیغام کا ترجمہ درج ذیل ہے

حضرت اقدس کا پیغام

مری ۱۶ر جولائی ۱۹۵۸ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

میں انڈونیشیا کے احمدی مردوں۔ اور عورتوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوا خدا تعالیٰ کے حضور ان کی کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جماعت نے اپنی تبلیغی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر ادا نہیں کیا ورنہ اس وقت تک جماعت کے افراد کی تعداد دس لاکھ سے متجاوز ہو چکی ہوتی۔ میں یہ امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے طریق کار میں اصلاح کرتے ہوئے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ اور مخلوق کے سچے خادم ثابت کریں گے۔ خدا تعالیٰ آپ کے ملک کو برکت دے اور اس کی ہمیشہ صحیح راستے کی طرف رہنمائی کرتا رہے۔

خلیفۃ المسیح الثانی

اس سے قبل حضور کے متعدد پیغامات پڑھ کر سنائے جاتے رہے ہیں۔ لیکن یہ پیغام باوجود مختصر ہونے کے بہت ہی مؤثر ثابت ہوا۔ سب احباب پر رقت کا عالم طاری تھا۔ پیغام پڑھنے کے بعد مکرم جناب شاہ صاحب نے کہا کہ یہ مختصر پیغام اپنی تفصیل آپ ہے۔ میں صرف یہی کہتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم حضور کے پیغام کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے عملی جدوجہد شروع کر دیں۔

دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں کئی مفید تجاویز پاس کی گئیں اور آئندہ کانفرنس کے لئے "وسطی جکارتا" کا شہر تجویز کیا گیا۔

دوسرے روز آٹھ بجے شب روحانی تربیت کا جلسہ تھا۔ جس میں مولوی امام الدین صاحب نے ذکر حبیب پر نہایت مؤثر رنگ میں تقریر کی۔ اس وقت سامعین پر وجد کا عالم طاری ہو گیا۔ پھر مولوی محمد زہدی صاحب نے "احمدیت کا مستقبل" پر روشنی ڈالی۔ جناب کرتا اتما جا صاحب نے تعلیم و تربیت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت کی آئندہ ترقی کے لئے نئی پود کی صحیح تربیت اہم ہے۔ اس اجلاس میں جماعت کی طرف سے حضرت اقدس کی خدمت میں انڈونیشیا تشریف لانے کی درخواست کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

اسی طرح جمعہ کے روز پہلے اجلاس کے بعد لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے اجلاسات بھی منعقد ہوئے۔

تبلیغی جلسہ

ہمارے تیسرے روز کی کانفرنس یعنی تبلیغی جلسہ صبح آٹھ بجے مڈل سکول کے ہال میں جناب سکری برمادی صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم کے بعد شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم جناب سکری برمادی صاحب نے مختصر الفاظ میں حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ حضور کے پیغامات دوبارہ سنائے گئے۔ اس کے بعد خاکسار کی "آنحضرت صلعم انسان کامل کی حیثیت میں" کے موضوع پر ۲۸ منٹ تقریر ہوئی۔ مکرم جناب مولوی عبدالواحد صاحب نے "خلافت فی الاسلام" کے موضوع پر ۴۸ منٹ تقریر کی۔ تیسرے نمبر پر مکرم جناب ملک عزیز احمد صاحب نے "قرآن کریم دنیا کی مشکلات اور خرابیوں کا علاج پیش کرتا ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ سب سے آخر میں مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب نے سلسلہ احمدیہ کے موضوع پر ۴۰ منٹ تقریر کی۔

جلسے کے بعد جناب سکری برمادی صاحب نے کہا کہ خدا کے فضل سے بعض لحاظ سے اس دفعہ کا تبلیغی جلسہ پہلے سارے جلسوں سے اچھا رہا۔ اسی طرح غیر از جماعت دوستوں میں سے بعض نے کہا کہ تقاریر ساری کی ساری اہم معلومات سے پُر تھیں۔

جلسہ میں "پیغام احمدیت" اور مکرم جناب شاہ صاحب کی تقریر "سلسلہ احمدیہ" مطبوعہ [illegible]

(باقی دیکھیں)

شدید مخالفت کے باوجود سلسلہ احمدیہ کی تدریجی ترقی

ایک عظیم الشان نشان صداقت ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات سے اقتباس

اپنے مخالفوں کو خطاب کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"یاد رکھیں کہ یہ گالیاں جو ان کے منہ سے نکلتی ہیں اور یہ تحقیر اور یہ توہین کی باتیں جو اُن کے ہونٹوں پر چڑھ رہی ہیں اور یہ گندے کا نمونہ جو حق کے مقابل پر وہ شائع کر رہے ہیں یہ اُن کے لئے ایک روحانی عذاب کا سامان ہے جس کو اُنہوں نے اپنے ہاتھوں سے طیار کیا ہے۔ دروغگوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں کیا وہ سمجھتے ہیں کہ اپنے منصوبوں سے اور اپنے بے بنیاد جھوٹوں سے اور اپنے افتراؤں سے اور اپنی ہنسی ٹھٹھے سے خدا کے ارادے کو روک دیں گے یا دنیا کو دھوکہ دے کر اس کام کو معرضِ التوا میں ڈال دیں گے جس کا خدا نے آسمان پر ارادہ کیا ہے۔ اگر کبھی پہلے بھی حق کے مخالفوں کو ان طریقوں سے کامیابی ہوئی ہے تو وہ بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن اگر یہ ثابت شدہ امر ہے کہ خدا کے مخالف اور اس کے ارادہ کے مخالف جو آسمان پر کیا گیا ہو ہمیشہ ذلّت اور شکست اُٹھاتے ہیں۔ تو پھر ان لوگوں کے لئے ہر ایک دن ناکامی اور نامرادی اور رسوائی در پیش ہے۔ خدا کا فرمودہ کبھی خطا نہیں گیا اور نہ جائے گا وہ فرماتا ہے

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ

یعنی خدا نے ابتدار سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ میں اس کا رسول یعنے فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعویٰ اور نئے نام کے بلکہ اُسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پاکر اور اُسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانہ سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے۔ ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ جس زمانہ میں ان مولویوں اور ان کے چیلوں نے میرے پر تکذیب اور بدزبانی کے حملے شروع کئے اُس زمانہ میں میری بیعت میں ایک آدمی بھی نہیں تھا گو چند دوست جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے تھے میرے ساتھ تھے اور اس وقت خدا تعالےٰ کے فضل سے ستر ہزار[1] کے قریب بیعت کرنے والوں کا شمار پہونچ گیا ہے کہ جو نہ میری کوشش سے بلکہ اُس ہوا کی تحریک سے جو آسمان سے چلی ہے میری طرف دوڑے ہیں۔

اب یہ لوگ خود سوچ لیں کہ اس سلسلہ کے برباد کرنے کے لئے کس قدر اُنہوں نے زور لگائے۔ اور کیا کچھ ہزار جانکاہی کے ساتھ ہر ایک قسم کے مکر کئے گئے یہاں تک کہ حکّام تک جھوٹی مخبریاں بھی کیں۔ خون کے جھوٹے مقدموں کے گواہ بنکر عدالتوں میں گئے۔ اور تمام مسلمانوں کو میرے پر ایک عام جوش دلایا اور ہزارہا اشتہار اور رسالے لکھے اور کفر اور قتل کے فتوے میری نسبت دیئے اور مخالفانہ منصوبوں کے لئے کمیٹیاں کیں۔ مگر —— ان تمام کوششوں کا نتیجہ بجز نامرادی کے اور کیا ہوا۔

پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ضرور ان کی جان توڑ کوششوں سے یہ تمام سلسلہ تباہ ہو جاتا کیا کوئی نظیر دے سکتا ہے کہ اس قدر کوششیں کسی جھوٹے کی نسبت کی گئیں اور پھر وہ تباہ نہ ہوا بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا۔

پس کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحہ ہستی پر اس کا نام و نشان نہ رہے۔ مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور دور چلی گئیں اور اب وہ درخت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزارہا پرندے اس پر آرام کر رہے ہیں۔" (نزول المسیح صفحہ ۶۱)

[1] اور اب تو یہ سلسلہ لاکھوں کی تعداد کو پہنچ چکا ہے۔ بدر

لائف انٹرنیشنل اور برہان دہلی میں

جماعت احمدیہ کا ذکر

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

مدیر لائف انٹرنیشنل نیویارک نے ۸؍اگست ۱۹۵۵ء کے شمارے میں دنیائے اسلام کے عنوان سے ایک مقالہ شائع کیا تھا اس کا اردو ترجمہ پروفیسر نظام الدین صاحب گوریکر ایم۔اے صدر شعبۂ فارسی و اردو سینٹ ذیورس کالج بمبئی نے کیا۔ یہ ترجمہ ندوۃ المصنفین دہلی کے علمی و دینی ماہنامہ "برہان" کے دو شمار وں یعنی اگست و ستمبر ۱۹۵۸ء میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے جس حصہ میں جماعت احمدیہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ پروفیسر صاحب کے ترجمے سے ہدیۂ ناظرین ہے:۔

"قاہرہ کی قدیم یونیورسٹی "جامعۃ الازہر" جو اسلامی فراست کا ایک مرکز ہے۔ اور جس نے مغربی اثرات کی کافی مخالفت کی تھی۔ اب اس تبلیغ کے میدان میں طلباء کو تربیت دے رہی ہے۔ اور بہت سے ادارے اوران کی شاخیں مذہبی ... اور تاثیر کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ ان تمام میں سب سے زور دار اور اہم فرقہ "احمدیہ" ہے جس کے مرکزی مقامات پاکستان میں ہیں۔ اور جس کے مبلغین یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ اور مشرق بعید میں پھیلے ہوئے ہیں۔

"احمدیہ" جماعت کی تحریک گذشتہ نصف صدی میں ہندوستان سے اٹھی۔ اس کی ابتدا اسلام کی دیگر جماعتوں اور تحریکوں کی طرح غیر معمولی تھی۔ ۱۸۹۵ء میں پنجاب کے ایک مقام قادیان سے مرزا غلام احمد نامی ایک مصلح نے اعلان کیا کہ وہ نبی مرسل اور عہد جدید میں اسلام کی نئی تعبیرات کا پیغامبر ہے۔ اس نے یہ بھی انکشاف کیا کہ اس کے متعلق قرآن اور انجیل مقدس کتابوں میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اس نے عیسیٰ اور مہدی ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔ اور یہ کہا کہ وہ حضرت عیسیٰ سے مشابہت رکھتے ہوئے خصوصیات کا حامل ہے بعد میں اس نے خود کو حضرت عیسیٰ پر فوقیت دی (چند سالوں کے بعد اس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ وہ ہندومت کے "کرشنا" کا اوتار ہے۔ (لائف انٹرنیشنل ۴؍اپریل) اسے اپنی پیشگوئی کی قابلیت پر بھی فخر تھا۔ اس نے اپنے مخالفین کی اموات کے متعلق جو پیشگوئیاں کی تھیں وہ اس حد تک صحیح ثابت ہوئیں کہ حکومت نے اس پر پیغمبرانہ قوت کے استعمال پر پابندی لگا دی[1]۔ اس کی تعلیمات آزاد خیالی پر مبنی تھیں۔ وہ اشاعت اسلام شمشیر و جہاد کے بجائے تلقین و ہدایت سے کرنا چاہتا تھا۔

۱۹۰۸ء[2] میں مرزا غلام احمد کی وفات کے بعد اس کے پیرو کار دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک قادیانی گروہ جو مرزا احمد کو پیغمبر کی حیثیت سے تسلیم کرتا تھا۔ اور دوسرا گروہ جو اس نظریہ کی مخالفت کرتا تھا۔ آخر الذکر گروہ نے اشاعت اسلام کے لئے لاہور میں ایک سوسائٹی قائم کی۔ آج یہ دونوں گروہ تمام عالم میں تبلیغی کام کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ اُنہوں نے افریقہ میں جو اس تبلیغ کا خاص نشانہ تھا۔ سات لاکھ ہزار اشخاص کو اس مذہب میں شامل کرایا۔

[1] برہان میں خط کشیدہ عبارت یوں لکھی گئی ہے۔ حکومت کرنے اور اس پر پیغمبرانہ قوت کے استعمال پر پابندی لگادی گئی۔

[2] ۱۹۰۸ء نہیں بلکہ ۱۹۱۴ء یعنی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد۔ صحیح اشعر۔

بقایا دار احباب کے لئے لمحہ فکریہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کریگا اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائیگا اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکیگا۔"

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق حضور کا انتہائی سخت انذار ہے کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ جاتا ہے۔ چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا کئی سال سے چندہ کا تارک ہو ایسے شخص اپنے تارک ہونے کے متعلق خود غور کر سکتے ہیں۔

ظاہری طور پر اگر کوئی جماعت سے خارج نہ بھی ہو لیکن خدا تعالیٰ کے حضور اس کوتاہی کی وجہ سے اگر کسی کا نام سلسلہ بیعت سے کٹ جائے تو یہ امر اسکے لئے ارشاد خداوندی خسر الدنیا والآخرہ کے مطابق سخت نقصان اور خسران کا موجب ہے۔ ناظر بیت المال قادیان

مصلح موعود کی صفت ”تین کو چار کرنے والا ہوگا“ کی حقیقت

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی

(۲)

اب ہم اول مبارک پسر چہارم کے متعلق انجام آتھم والے الہامی فقرہ پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور پھر اس کے بعد حضرت اقدس علیہ السلام کی تصریحات کو لینگے۔

سو یاد رہے کہ اس امر میں کوئی شک نہیں کہ بشیر اول کے بعد پیدا ہونے والوں میں سے مبارک چوتھا لڑکا تھا۔ اور اس کے متعلق یہ الہام ہوا تھا کہ

دبشّرنی ربی برابعٍ رحمۃً
وقال انّہ یجعل الثلاثۃ اربعۃ
(ضمیمہ انجام آتھم ص۱۵)
کہ خدا نے میرے ساتھ چوتھے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ وہ ضرور پیدا ہوگا۔

اب یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ جو بھی چوتھا ہو وہ تین میں شامل ہو کر ان کو چار کر دیتا ہے۔ اس کے متعلق مزید کہنے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی کہ اس کے بعد اس کے متعلق یہ بھی کہا جاتے کہ اس کے تین میں شامل ہونے سے چار ہو جائیں گے کہ اس کے لئے یہ فقرہ بھی استعمال کیا جاتے کہ وہ تین کو چار کر دے گا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے متعلق رابع کا لفظ الہام میں آ جانے کے باوجود یہ فقرہ بھی لایا گیا ہے کہ انّہ یجعل الثلاثۃ اربعۃ پہلے خدا نے فرمایا کہ وہ رابع ہوگا اور اس طرح اس کے ذریعہ سے تین کو چار کرنے کا وعدہ دیا۔ اس رابع کے لفظ میں اس مفہوم کے آ جانے کی وجہ سے انّہ یجعل الثلاثۃ اربعۃ کہنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ اس فقرہ کا صرف اسی قدر مفہوم لیا جائے تو یہ تحصیل حاصل ہے یہ مفہوم تو رابع کے لفظ سے ادا ہو چکا ہوا تھا۔

پس سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مبارک کے لئے رابع کا لفظ لانے کے بعد یہ فقرہ بڑھانے کی ضرورت کیا تھی۔ ظاہر ہے کہ یہ فقرہ ضرور کسی مزید مفہوم کی ادائیگی کے لئے لایا گیا ہے اور اس سے صرف اسی قدر مراد نہیں کہ وہ چوتھا لڑکا ہوگا اور اس کی شمولیت سے تین چار ہو جائیں گے۔ کیونکہ چوتھے کے لئے تو چوتھے کا لفظ ہی بولا جاتا ہے۔ نہ کہ کوئی اس قسم کا فقرہ۔ اردو میں یہ طریق نہیں کہ چوتھے کا لفظ چھوڑ کر یا اس کی موجودگی میں کوئی اور فقرہ اس مفہوم کی ادائیگی کے لئے استعمال کیا جاتا ہو۔ بلکہ اردو محاورہ میں چوتھے کے لئے چوتھا ہی بولا جاتا ہے اور یہی کافی ہوتا ہے۔

یہی حال عربی کا ہے۔ اس میں بھی محاورہ یہ ہے کہ چوتھے کے لئے رابع کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ مثلاً فرماتا ہے

سیقولون ثلاثۃ رابعھم کلبھم (کہف) اور مایکون من نجوی ثلاثۃ الا ھو رابعھم (مجادلہ)

ان آیات میں رابع کی بجائے یہ نہیں فرمایا کہ انہ یجعل الثلاثۃ اربعۃ اس سے ظاہر ہے کہ چوتھے کے لئے رابع یا چار ہی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ نہ کہ اس قسم کا کوئی فقرہ۔ پس اگر اس مذکورہ الہام میں بھی اسی قدر مراد ہوتی کہ مبارک چوتھا ہوگا۔ تو اس کے لئے صرف چوتھے کا لفظ بھی کافی تھا۔ جو کہ الہام میں آ چکا ہوا تھا اب اگر یہ سمجھا جاتے کہ اگلے فقرہ کے بھی یہی معنی ہیں تو یہ بے فائدہ ٹھہرتا ہے۔ لہذا اس سے زائد معنی مراد لینے ہوں گے۔ اور وہ یہ کہ وہ چوتھا ہوگا اور نیز وہ دوسری چیزوں کو بھی چار کر دے گا۔ اور نہ صرف ایک دفعہ بلکہ ایک سے زیادہ دفعہ وہ ایسا کرنے والا ہوگا۔

عربی فقرہ میں فعل مضارع یجعل ہے۔ بے شک اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ وہ تین کو چار کرے گا۔ مگر مضارع میں وسعت کی وجہ سے اس کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ کئی دفعہ ایسا کرے گا۔ چنانچہ مبارک چوتھے پسر کی پیدائش پر اس کے متعلق پیشگوئی کے پورا ہو جانے کے ذکر میں آپ نے خود جو تحریر فرمایا۔ اس سے بھی اس فقرہ کے معنوں کی وسعت کا ثبوت ملتا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ

”جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی نسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا۔ یعنی ماہ صفر اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چہارشنبہ اور دن کے گھنٹوں میں سے دوپہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا“ (تریاق القلوب ص۴۲)

آپ کی اس تشریح سے صاف ظاہر ہے کہ مبارک کے متعلق اس فقرہ کے معنی کئی طرح ہو سکتے ہیں۔ اور اس فقرہ نے کئی صورتوں میں پورا ہونا تھا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اسی مفہوم کو پھر آگے چل کر دہراتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

”یہ عجیب بات ہے کہ اس لڑکے (مبارک ناقل) کے ساتھ چار کے عدد کو ہر ایک پہلو سے تعلق ہے اس کی نسبت چار پیشگوئیاں ہوئیں یہ چار صفر ۱۳۱۷ھ کو پیدا ہوا۔ اس کی پیدائش کا دن ہفتہ کا چوتھا دن تھا یعنی بدھ۔ یہ دوپہر کے بعد چوتھے گھنٹے میں پیدا ہوا۔ یہ خود چوتھا تھا“

(تریاق القلوب ص۴۳)

پس حضور کی ان تشریحات و توضیحات سے صاف ظاہر ہے کہ مبارک سے متعلق فقرہ کا مفہوم اس کی پیدائش پر اس کے لئے آپ نے یہ بتایا ہے کہ وہ ایک سے زیادہ دفعہ مختلف رنگوں اور صورتوں میں تین لڑکوں اور چیزوں کو چار کرنے والا ہے۔ چنانچہ جہاں وہ چوتھا تھا اور اس کے تین لڑکوں میں شامل ہونے سے چار ہو گئے وہاں اس نے مہینوں۔ دنوں اور گھنٹوں کو بھی چار کر دیا۔ گویا مبارک نے اوقات کو تین دفعہ چار کیا۔ اسی طرح اس نے چار پیشگوئیاں پائیں۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے متعلق فقرے کے معنی ہرگز یہ نہیں کئے کہ وہ صرف چوتھا ہے بلکہ ان معنوں کے علاوہ یہ معنی بھی کئے کہ اس نے لڑکوں کو چار کر دیا۔ اسی طرح اوقات کو بار بار چار کر دیا۔ اور یہ بھی کہ اس نے ہر لحاظ سے چار کا عدد پایا۔ اور کئی دفعہ تین کو چار کر دیا

بعینہٖ اسی طرح مصلح موعود کی صفت کا حال ہے۔ اس میں بھی معنی کی وسعت ملحوظ ہے نہ کہ کوئی ایک مخصوص صورت۔ ضروری ہے۔ کہ وہ بھی کسی لحاظ سے چوتھا ہو۔ اور وہ بھی مختلف رنگوں میں تین کو چار کرنے والا ہو۔

پس اول تو خود اس فقرہ کی بے نظیر بناوٹ اس کے معانی کی نزاکت لچک اور وسعت کا پتہ دے رہی ہے۔ دوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تشریحات جو آپ نے مبارک پسر چہارم کی اسی قسم کی صفت کے بارہ میں تحریر فرمائی ہیں۔ اس کی وسعت کا پتہ دیتی ہیں۔ لہٰذا اس میں تین کو چار کرنے سے لڑکے بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ اور دوسری چیزیں بھی۔ لڑکے مراد لینے کی صورت میں بے شک یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ گو اس کی پیدائش بشیر اول کے بعد بلا توقف متعدد ہونے کی وجہ سے وہ قطعی طور پر دوسرا ہی ہے۔ مگر وہ کسی لحاظ سے چوتھا بھی ہوگا اگر اس کے لئے اس فقرہ کی بجائے چوتھا کا لفظ رکھا جاتا تو معنی میں وسعت پیدا نہ ہو سکتی تھی۔ پھر یہ ضروری نہیں کہ ان تینوں کے وجود موجود بھی ہوں اور وہ زندہ ہوں بلکہ ان کی تعداد بھی مراد ہو سکتی ہے جس طرح اس فقرہ میں تین کے وجود کا موجود ہونا مراد ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ان کی مطلق تعداد بھی مراد ہو سکتی ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ وہ مصلح موعود اپنے سے پہلے تین لڑکوں یا تین بچوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ خواہ وہ تینوں زندہ موجود ہوں یا ان میں سے بعض زندہ موجود ہوں یا ان میں سے بعض وفات پا گئے ہوں۔

پھر یہ بات بھی عام ہے۔ کہ وہ خود ان میں شامل ہو کر ان تین لڑکوں یا تین بچوں کو چار کر دے گا یا اپنے شامل ہونے کے علاوہ کسی اور لڑکے کو شامل کر کے بھی انہیں چار کر دے گا کیونکہ فقرہ یوں نہیں کہ صرف اس کے شامل ہونے سے تین چار ہو جائیں گے۔ بلکہ فقرہ یہ ہے کہ وہ تین کو چار کر دے گا۔ اور یہ بھی کہ وہ تین میں کسی اور کو شامل کر کے انہیں چار کر دے گا۔

پھر فقرہ یہ نہیں کہ وہ صرف ایک ہی دفعہ تین کو چار کرے گا۔ اگر یہ فقرہ صرف ایک ہی دفعہ تین کو چار کرنے کے لئے ہوتا یا اگر یہ فقرہ صرف ایک دفعہ ایسا کرنے کے لئے ہوتا تو اس صورت میں فقرہ یوں ہونا چاہیئے تھا کہ وہ تین کو چار کرے گا یا کر دے گا مگر اس کی بجائے فقرہ یہ ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

گویا اس کے یہ معنی بھی ہیں کہ وہ ایک سے زیادہ دفعہ ایسا کریگا۔ پس یہ درست ہے کہ مصلح موعود ضرور تین کو چار کرنے والا ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ امر یقینی نہیں کہ وہ صرف کسی خاص ایک چیز کے تین افراد کو چار کرنے والا ہوگا۔ فقرہ میں عمومیت کی وجہ سے یہ بات نمایاں ہے کہ وہ ایک سے زیادہ دفعہ مختلف رنگوں مختلف صورتوں میں مختلف چیزوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ جس کی تائید حضور کی تحریرات سے بھی ہوتی ہے۔ یہ تو اس پیشگوئی کی حقیقت ہے۔ چونکہ مبارک کے علاوہ صرف محمود ہی ایک سے زیادہ صورتوں میں تین کو چار کرنیوالا ہے۔ اسلئے وہی اس پیشگوئی کا اصل مصداق ہے اس کے بعد اب یہ بتایا جائیگا کہ محمود کس کس رنگ میں تین کو چار کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان

"دنیا کا سب سے بڑا دھماکا"

(از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ)

عنوان مندرجہ بالا سے ایک مضمون کئی اخبارات میں چھپ چکا ہے جسے حال میں الفضل میں بھی نقل کیا گیا ہے۔ اس دنیا کے سب سے بڑے دھماکے کی کیفیت جو آج سے ۷۵ سال پہلے ماہ اگست ۱۸۸۳ء میں ہؤا۔ یوں بتائی گئی ہے کہ جزیرہ کاراکاتوا (جاوا سماٹرا) رقبہ اٹھارہ مربع میل کے پرنچے اُڑ گئے۔ آگ راکھ کے سوا اور کوئی چیز باقی نہ رہ گئی۔ دنیا کی تاریخ میں اس سے بڑا دھماکا اور کہیں نہیں ہؤا۔ ایک سو ہائیڈروجن بموں کے چلانے سے بھی جتنا بڑا دھماکا ہو سکتا ہے اس سے بھی زیادہ۔ آتش فشاں پہاڑ دو ہزار چھ سو فٹ بلند دو سو برس سے خاموش اور مردہ تھا۔ کہ ۲۷ اگست کو ہولناک دھماکے کی آواز بلند ہوئی۔ سمندر میں طوفان سے کئی چھوٹے جزیرے پانی میں ڈوب گئے۔ دن کے وقت ایسی تاریکی کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا۔ کیچڑ اور ریت کی بارش ہونے لگی۔ لاوا فضا میں دو لاکھ فٹ کی بلندی تک پہنچا۔ مونٹ ایورسٹ کی چوٹی سے چھ سات گنا بلند لاوا دس دن تک جزیرے سے تین تین ہزار میل تک ریستاروں۔ پہاڑیوں سے ۲۵ لاکھ مکعب فٹ مادہ خارج ہؤا۔ لاوے سے چٹانوں کے گرنے سے سمندر کی لہریں سو سو فٹ بلند اُٹھیں ہزاروں قصبات دیہات تباہ ہو گئے۔ پتھر ۳۴ میل کی بلندی تک پہنچ کر گرتے رہے۔ چالیس ہزار کے قریب انسان ہلاک ہو گئے۔ جزیرہ ایک سو فٹ موٹی راکھ کی تہ میں چھپ گیا۔ یہ راکھ انگلستان تک بھی پہنچی۔

آپ اس سب سے بڑے دھماکے کی یہ مختصر کیفیت پڑھ کر تذکرہ صفحہ ۱۰۸ میں ٹھیک ۱۸۸۳ء کے ماہ اگست اور اس سے اوّل تذکرہ صفحہ ۹۷ پر الہام الٰہی کو پڑھیں:۔

فلما تجلّی ربہ للجبل جعلہ دکًّا۔

پس جب کہ خدا نے پہاڑ پر تجلّی کی تو اس کو پاش پاش کر دیا۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص)

گویا یہ انتباہ تھا کہ اس قہری تجلّی سے کیا ہونے والا ہے۔ اور ادھر حضور کو وحی ہوئی:۔

فاصدع بما تؤمر۔

پس تُو جو حکم کیا جاتا ہے اس کو کھول کر سنا۔ (تذکرہ صفحہ)

اور یہ کہ:۔

دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (تذکرہ صفحہ ۱۰۸)

اور ادھر یہ دنیا کا سب سے بڑا دھماکا ——— گویا جیسے صدر مجلس شور و غل ختم کرنے اور ایک ضروری امر کی طرف توجہ منعطف کرنے کے لئے گھنٹا کرتا ہے یہ بڑا دھماکہ ہؤا کہ مامور مبعوث ہو گیا۔ اس کی معرفت جو میں حکم دیتا ہوں سنو اور اطاعت کرو۔ اور پھر یہ وحی دوبارہ نازل ہوئی کہ:۔

فلمّا تجلّی ربہٗ للجبل جعلہ دکًّا۔

(۲۷ راگست ۱۸۸۳ء تذکرہ صفحہ ۱۰۸)

پھر آج ۷۵ سال بعد بغیر ہماری کسی تحریک کے خود بخود اخبارات میں اس دھماکے کی خبر آئی ہے تو اس سب سے بڑے دھماکے کی تشہیر کچھ معنے رکھتی ہے جس پر اہل دنیا کو سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ الم یأن للذین آمنوا ان تخشع قلوبہم لذکر اللہ۔

انڈونیشیا میں احمدی جماعتوں کی کانفرنس

(بقیہ صفحہ ۴)

تقسیم کیا گیا۔ دوسری اسد فعہ ساری تقاریر Tape recorder کے ذریعہ ریکارڈ کی گئیں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر کسی جماعت میں مقرر میسر نہ آسکے تو وہ موقعہ کے مناسب ان تقاریر میں کوئی تقریر حاضرین کے سامنے پیش کر سکے ہیں۔ جلسے کا ہال کھچا کھچ بھرا ہؤا تھا اور نہ صرف جماعت کے دوست بلکہ کئی ایک مہمان بھی برآمدوں میں کھڑے ہونے پر مجبور رہے۔ مستورات کے لئے الگ جگہ کا انتظام تھا۔ خدا کے فضل سے حاضرین یہ اثر لیکر گئے کہ جماعت احمدیہ جو کچھ پیش کرتی ہے نہ صرف یہ کہ وہ اسلام کے مطابق ہے بلکہ یہ کہ اس وقت احمدیت ہی اسلام کی صحیح تصویر لوگوں کے سامنے پیش کر سکتی ہے۔

انتارا (Antara) خبر رساں ایجنسی کی طرف سے جلسہ کی خبر نشر کی گئی۔ پریس و ریڈیو میں خدا کے فضل سے ہماری کانفرنس کے متعلق کافی وضاحت سے خبریں نشر کی گئی ہیں۔ بالآخر قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی جلد از جلد کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کریں اور اس طرح ہماری امداد کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی کمزوریوں کو دور کرے۔ اور ہمیں پورے جوش سے کام کرنے کی توفیق دے۔

منقولات

آریہ سماج کا کام

"مہاشہ کرشن کے خیالات"

اخبار پرتاپ مجریہ ۲۸ ستمبر میں "سیام میں نمستے" کے عنوان سے ایڈیٹوریل نوٹ میں شری فرینک موریس ہندوستانی مصنف کی کتاب Yonder one world کے حوالے سے لکھا ہے کہ کسی وقت فلپائن۔ انڈونیشیا۔ ملایا اور سیام میں ہندو دھرم رائج تھا۔ اسی طرح لکھا ہے کہ بودھ دھرم بھارت سے تھائی لینڈ (سیام) پہنچا اور وہاں کا رائج دھرم بن گیا اور اب بھی ہے۔ اسی سلسلہ میں آگے چل کر لکھا ہے:۔

"یہ دیش کسی وقت ہندو دھرم کے اُدیاں (بیرو) تھے انڈونیشیا بھی تھا اس کے باقی حصہ پر تو اسلام چھا گیا۔ لیکن جاوا کا جزیرہ اس کے اثر سے محفوظ رہا۔ اس کا جزیرہ بالی تو قطعاً متاثر نہیں ہؤا۔ آپ اب بھی وہاں جاکر یہ محسوس کریں گے کہ یہ ایک ہندو دیش ہے۔ جاوا کی زبان میں سنسکرت الفاظ کی بڑی آمیزش ہے ......"

"پھر ایسا وقت آیا جبکہ ہندوستان کے ہندو کنوئیں کے مینڈک ہو کر رہ گئے۔ انہیں اپنے ملک سے باہر کے ہندو بھائیوں کا خیال ہی نہ رہا۔ چنانچہ غیروں نے ان پر چھاپہ مارا۔ انڈونیشیا میں اس وقت نوّے فیصد مسلمان بتائے جاتے ہیں۔ اور ان کی تعداد دنیا بھر میں صرف پاکستان اور ہندوستان کے مسلمانوں سے کم ہے۔ صدیوں ہم غیروں کے غلام رہے۔ اس حالت میں ہمیں اپنی سُدھ نہ رہی تو اپنے بھائیوں کی کیا خبر لیتے۔ آزاد ہونے کے بعد ہم ان دیشوں سے دھرم کے ناطے از سرِ نو رشتہ قائم کر سکتے تھے۔ لیکن ہمارا ملک تو اب سیکولر ہے۔ جس کا کوئی دھرم نہیں۔ ہم نے ان دیشوں سے رشتہ تو قائم کیا ہے۔ لیکن کسی اور بنا پر۔ بھارت تو سوتنتر ہو گیا لیکن ہمارا سوپن پورا ہونے میں نہ آیا۔ سرکار کو چھوڑ کر آریہ سماج ان دیشوں سے دھرم کا ناطہ قائم کر سکتا تھا۔ وہ وہاں اپنے اپدیشک بھیج کر ان کے کانوں تک ویدک دھرم کا سندیش پہنچا سکتا تھا۔ لیکن افسوس کہ اسے اس طرف دھیان نہیں آیا۔ وہ اور ہی دھندوں میں اُلجھا رہا۔ اس نے بہت کم ایسے اپدیشک یا سنیاسی پیدا کئے جو دیشوں میں جاکر ویدک دھرم کا سندیش دیتا اپنے جیون کا اُدیش بنا سکتے ہیں۔ وہ زیادہ تر ہندو کی نو آبادیوں میں رہتے ہیں۔ سوتنتر دیشوں کی طرف نہیں گئے ....

....

آریہ سماج نے دھرم پرچار کو اتنا نہیں اپنایا جتنا کہ انسٹی ٹیوشنوں کو اور اب کمبل والی بات ہوگئی ہے آریہ سماج تو اس کمبل کو چھوڑنا چاہتا ہے لیکن یہ کمبل اب آریہ سماج کو نہیں چھوڑتا۔ آریہ پرشوں میں دھرم پرچار کے لئے وہ شردھا پیدا نہیں ہوئی جو انسٹی ٹیوشنوں کے لئے ہے ان کے لئے تو نوجوانوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ لیکن دھرم پرچار کے لئے نہیں۔ پھر آریہ سماجیوں نے جس فراخدلی سے انسٹی ٹیوشنوں کے لئے اپنے کھیسے خالی کئے ہیں دھرم پرچار کے لئے نہیں غرض انہوں نے پرچار کو وہ اہمیت نہیں دی جس کا یہ مستحق ہے۔ ان کی ساری شکتی انسٹی ٹیوشنوں پر لگ رہی ہے۔ اور اگر کچھ بچ جاتی ہے۔ تو وہ جھگڑوں پر لگ جاتی ہے"

(پرتاپ جالندھر ۲۸/۹/۵۸)

دُنیا کا سب سے بڑا دھماکہ

جاوا اور سماٹرا کے عین درمیان آبنائے سنڈا میں ایک نسبتاً ہموار اور چھوٹا سا جزیرہ واقع ہے۔ جسے کاراکاتوا کہتے ہیں۔ یہ جزیرہ سبزے اور جنگل سے پٹا پڑا ہے۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں جنگلی جانور کلیلیں کرتے نظر آتے ہیں۔ لیکن آج سے صرف پچھتر سال قبل اسی جزیرہ پر موت کی سی خاموشی طاری تھی۔ اور یہاں آگ۔ راکھ اور ویرانی کے سوا اور کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی تھی۔ یہ خاموشی اور ویرانی ایک بہت بڑے دھماکے کے بعد طاری ہوئی تھی ——— دنیا کی تاریخ میں اس سے بڑا دھماکہ کہیں اور کبھی نہیں ہوا یہ واقعہ ۲۷ راگست ۱۸۸۳ء کا ہے۔

جزیرہ کاراکاتوا کا رقبہ اٹھارہ مربع میل کے لگ بھگ ہے۔ دھماکے سے اس کے دو تہائی حصے کے پرخچے اُڑ گئے تھے۔ آج ایک سو ہائیڈروجن بموں کو ایک ساتھ چلانے سے جتنا بڑا دھماکا ہو سکتا ہے کاراکاتوا کا دھماکہ اس سے کہیں زیادہ شدید تھا ——— یہ دھماکہ قدرتی عناصر کی کارفرمائی اور ایک آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے کا نتیجہ تھا۔

اس غیر آباد جزیرے میں ایک آتش فشاں پہاڑ راکاتا تھا جس کی بلندی دو ہزار چھ فٹ کے لگ بھگ تھی۔ یہ آتش فشاں گذشتہ دو سو برس سے خاموش تھا۔ اور اس کے بارے میں یہ تصور کر لیا گیا تھا۔ کہ اب یہ مردہ ہو چکا ہے۔ اس کے قریب ہی دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں بھی تھیں جو پربوواتن اور داؤن کے نام سے مشہور تھیں۔ ان دونوں سے آخری بار ۱۶۸۰ء میں لاوا بہا تھا۔ اور اس کے بعد سے یہ بھی چپ چاپ ہو گئی تھیں لیکن اس کے بعد انتہائی حیرت انگیز طور پر اور اچانک راکاتا اور اس کی "معاون" پہاڑیوں میں "زندگی" کے آثار پیدا ہونے لگے اور مئی ۱۸۸۳ء سے ان تینوں نے آگ۔ راکھ اور لاوا اگلنا شروع کر دیا۔ اس جزیرے کے قریب سے گذرنے والے جہاز جزیرے میں دھماکوں کی آوازیں سنکر دہشت زدہ ہو گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ یہ سرسبز و شاداب اور پُرسکون جزیرہ دھوئیں کی دبیز چادر میں لپٹا ہوا ہے۔ اور اس کی وجہ سے آس پاس کے آسمان کا رنگ تک بدل گیا ہے۔ گرد و غبار کی وجہ سے کافی دور دور تک سورج نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن یہ سب کچھ اس عظیم اور ہولناک ڈرامے کا محض آغاز تھا جو عنقریب ۲۷ راگست ۱۸۸۳ء کو اس جزیرے میں کھیلا جانے والا تھا۔

راکھ کا بادل

اتوار ۲۶ راگست کو تینوں آتش فشاں اپنی پوری قوت کے ساتھ لاوا اگل رہے تھے۔ اس دن کیپٹن والٹن کی زیر قیادت ایک برطانوی جہاز "چارلس بل" جزیرہ کاراکاتوا کے قریب سے گذر رہا تھا جہاز کے عملے کو یوں محسوس ہوا کہ جزیرے میں کوئی ہولناک جنگ جاری ہے اور ہزاروں بھاری توپیں ایک ساتھ سرکی جا رہی ہیں جزیرے کا بڑا حصہ آگ کی لپیٹ میں آ چکا تھا۔ اور فضا میں اتنی راکھ بلند ہو رہی تھی۔ کہ جہازیوں کو چند گز کے فاصلے پر بھی کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی۔ رات کے وقت دھماکے اور تیز ہو گئے۔ اور راکھ کے بادل میں بجلیاں سی کوندنے لگیں۔ تمام رات شعلے زمین سے آسمان اور آسمان سے زمین کی طرف آتے جاتے رہے۔

دوسرے دن صبح کوئی ساڑھے دس بجے کے قریب جہاز کاراکاتوا سے تیس میل دور پہنچ چکا تھا کہ اچانک جزیرے کی طرف سے ایک ایسے ہولناک دھماکے کی آواز آئی کہ جہازیوں کے کان کے پردے پھٹ گئے اور ابھی وہ سنبھلنے نہ پائے تھے کہ سمندر میں طوفان آ گیا اور ان کے دیکھتے دیکھتے کئی چھوٹے موٹے جزیرے پانی میں ڈوب گئے۔ دن کے وقت ایسی تاریکی چھا گئی کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ آسمان سے کیچڑ اور ریت کی بارش ہونے لگی۔ جہاز انتہائی معجزانہ طور پر غرق ہونے سے بچ گیا۔ کپتان والٹن نے جہاز کو جلد از جلد دور لے جانے کی کوشش کی مگر اس کے لئے کوئی راستہ ہی نہ رہا تھا۔ سمندر میں جگہ جگہ نئی آتش فشاں چوٹیاں نمودار ہو گئی تھیں۔ چاروں طرف جڑ سے اکھڑے ہوئے درخت اور جانوروں کی لاشیں تیر رہی تھیں اور سینکڑوں میل دور تک سمندر پر راکھ اور لاوے کی موٹی تہہ جم چکی تھی۔

کاراکاتوا پورا جزیرہ ہی پھٹ پڑا تھا ——— اس کا لاوا فضا میں دو لاکھ فٹ کی بلندی تک پہنچا جو ماؤنٹ ایورسٹ کی بلندی سے چھ گنا زیادہ ہے۔ یہ لاوا راکھ کی شکل میں "آخری" دھماکے کے دس دن بعد تک جزیرے سے تین تین ہزار میل دور تک برستا رہا۔ اس کے علاوہ جو پتھر اور چٹانیں اس جزیرے سے اڑیں۔ ان میں سے بعض ۳۴ میل کی بلندی تک پہنچ گئیں۔ ایک تخمینے کے مطابق راکاتا کی دو معاون پہاڑیوں سے تقریباً پچیس لاکھ مکعب فٹ ٹھوس مادہ خارج ہوا۔

کاراکاتوا کی تباہی کے بعد ہوا میں ایسی لہریں پیدا ہوئیں جنہوں نے کرۂ ارض کو سات بار اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ ان لہروں سے بادِ پیما خراب ہو گئے۔ گھڑیاں بند ہو گئیں۔ شیشے کے برتن ٹوٹ گئے۔ اور بجلی کا انتظام درہم برہم ہو گیا۔ اس دھماکہ کو دنیا کی ہر بڑی رصدگاہ میں ریکارڈ کیا گیا۔

اس دھماکے کے بعد سب سے بڑی تباہی سمندر کی ان لہروں کی وجہ سے آئی جو لاوے چٹانوں اور پہاڑ کی چوٹیوں کے پانی میں گرنے سے بلند ہوئی تھیں۔ اور آبنائے سنڈا کا کوئی گوشہ ان سے محفوظ نہیں رہا۔ چھوٹے چھوٹے جزیرے صفحۂ ہستی سے غائب ہو گئے اور جاوا و سماٹرا کے ساحل کو سخت نقصان پہنچا۔ تقریباً تین سو قصبات اور دیہات ان لہروں میں ڈوب کر بہہ گئے۔ اور چھتیس ہزار سات سو ستر انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔ کئی جزیروں پر جہازوں کی رہنمائی کے لئے بنے ہوئے لائٹ ہاؤس گر پڑے۔ بعض مقامات پر سمندر کا پانی خشکی پہ پانچ پانچ میل تک چڑھ گیا۔ اور وہاں کی ہر چیز کو اپنے ساتھ بہا کر لے گیا۔ ساحلی علاقوں پر رہنے والوں نے بلند سے بلند جگہ پر پناہ لینے کی کوشش کی لیکن کسی طرح نہ بچ سکے۔ صرف ایک ضلع میں بارہ ہزار سے زائد افراد ہلاک ہو گئے۔

کاراکاتوا کے پھٹنے سے جو تاریکی چھائی تھی۔ اس کی شدت کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ سماٹرا کا ایک پورا شہر ٹیلک بیٹونگ تباہ ہو گیا۔ اور طوفانی موجیں اس علاقے "کے گورنر کے مکان سے (جو ایک پہاڑی پر تھا) چند گز کے فاصلے تک پہنچ گئیں۔ لیکن گورنر کے مکان میں موجود کسی شخص کو اسی تباہی کا علم نہ ہو سکا اور نہ کسی نے سمندر کی موجیں دیکھیں۔

جو لوگ سیلاب سے بچ گئے ان میں سے بیشتر طرح طرح کے دماغی امراض میں مبتلا ہو گئے۔ گرم گرم راکھ سے ان کے جسم بری طرح جھلس گئے تھے۔ دھماکوں نے انہیں بہرہ کر دیا تھا اور بجلی کی چکا چوند نے ان کی آنکھوں سے بصارت چھین لی تھی۔

سمندری موجیں اتنی خطرناک تھیں کہ پچاس پچاس ٹن وزنی چٹانوں کو سمندر کی تہہ سے اچھال کر ساحل پر پھینک گئیں۔ مارکٹ میں دو ریلوے انجن بہہ گئے تھے۔ جب یہ موجیں پیچھے ہٹیں تو اپنے راستہ میں ہر چیز آنے والی کو ساتھ لے گئیں۔ مرنے والوں کی تعداد کا اندازہ زندوں کی گنتی کر کے لگایا جاتا تھا۔

آہستہ آہستہ تمام گرد و غبار بیٹھ گیا۔ اور سمندر بھی پُرسکون ہونے لگا۔ تاہم اس وقت تک آٹھ فٹ بلند موجیں آسٹریلیا کے ساحل کو چھو چکی تھیں۔ اس سمندری تلاطم کا اثر انگلستان کی بندرگاہوں میں بھی محسوس کیا گیا دنیا کی تاریخ کا یہ سب سے بڑا دھماکہ کرۂ ارض کے $\frac{1}{13}$ حصہ میں سنا گیا۔ دھماکے کے چار گھنٹے بعد کاراکاتوا سے تین ہزار میل دور راڈری گز میں اس کی آواز ریکارڈ کی گئی۔ جو بھاری توپوں کی گھن گرج کے مشابہ تھی۔

خود جزیرہ کاراکاتوا کا یہ عالم تھا۔ کہ وہ آتش فشانی راکھ کی ایک سو فٹ موٹی تہہ کے نیچے دفن ہو گیا تھا۔ اور سائنسدانوں نے اسے جزیرہ مردار قرار دیتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ اب یہاں نہ تو کبھی سبزہ اُگے گا اور نہ کوئی جانور زندہ رہ سکے گا

لیکن دھماکے کے صرف تین سال کے اندر اسی راکھ سے پھر روئیدگی نے سر نکالا اور اب یہ عالم ہے کہ تمام جزیرہ گھنے اور شاداب جنگل اور ہر قسم کے جانوروں سے بھرا پڑا ہے۔

درویش فنڈ۔ مرمت مقامات مقدسہ اور احباب جماعت کا فرض

مندرجہ بالا ہر دو تحریکات کی اہمیت کے متعلق احباب جماعت کو متعدد بار بذریعہ اعلان اخبار بدر انفرادی و جماعتی تحریکات توجہ دلائی جا چکی ہے۔ اور کئی مخلصین جماعت نے ان تحریکات میں فراخدلی سے حصہ بھی لیا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے ان مدات میں آمد غیر معمولی طور پر کم ہو گئی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اکثر احباب نے ان تحریکات کی مستقل ضرورت کو فراموش کر دیا ہے۔

احباب جماعت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ ہر دو تحریکات مستقل نوعیت کی ہیں۔ جس طرح قادیان کی آبادی اور مقامات مقدسہ کی خدمت کے لئے درویشان کے اخراجات کو پورا کرنے میں مدد کرنا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ اسی طرح قادیان کی مقدس ایریا کے مکانات کی مرمت کے غیر معمولی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی حصہ لینا ہر احمدی کے لئے ازبس ضروری ہے۔

امید ہے کہ احباب جماعت مندرجہ بالا ہر دو ضروریات کے لئے زیادہ سے زیادہ رقوم بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے اور عند اللہ ماجور ہوں گے۔ جملہ جماعتوں کے صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں تحریک کر کے جماعت کے ہر فرد کو ان تحریکات میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

یادِ رفتگان

مولوی سید عبد الحکیم صاحب مرحوم

سابق امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اذکروا اموتاکم بالخیر کی روشنی میں جہاں عام مرنے والوں کا ذکر اچھے رنگ میں کرنا چاہیئے وہاں ایسے لوگوں کا ذکر نہایت ہی ضروری ہے جو اپنے اخلاص۔ تقوےٰ۔ دینداری اور خوش اخلاقی کی وجہ سے ایک نمایاں حیثیت رکھنے والے ہوں۔ اور ایسے ہی لوگوں کے ذکر سے اغماض برتنا جو دین کے لئے غیرت اور جوش رکھنے والے ہوں بڑی قدر ناشناسی ہے۔ ایسے ہی لوگوں میں جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے ایک مخلص اور ممتاز رکن مولوی سید عبد الحکیم صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ تھے۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے بڑے نیک و متواضع احمدیت کے شیدائی اور سلسلہ کے لئے جوش رکھنے والے تھے۔ مرحوم طبعاً خاکسار واقع ہوئے تھے۔ حد درجہ کا انکسار آپ کی طبیعت میں تھا۔ چھوٹے بڑے سب کی خدمت کے واسطے ہمہ تن کمربستہ طیار معلوم ہوتے تھے۔ مرحوم عالم باعمل اور متقی انسان تھے۔ نہایت غریبانہ زندگی گذارتے تھے۔ عام طور پر دال روٹی پر گذارہ کرتے تھے۔ مگر سلسلہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ نہایت ہی مرنجان مرنج طبیعت کے تھے۔ آپ کی صفات میں سے آپ کی سادگی بہت نمایاں تھی۔ ظاہر داری اور تکلف آپ کے اندر نہ تھا۔ انتہائی سادگی سے زندگی بسر کی۔ آپ کے ذاتی صفات میں سے ایک نمایاں صفت آپ کا حلیم الطبع ہونا تھا۔ آپ نے کبھی کسی کے ساتھ خفگی یا غیظ و غضب کا اظہار نہ کیا۔ خواہ کوئی آپ کو ناپسندیدہ بات بھی کہہ دے۔ آپ ہمیشہ حلم و صبر سے کام لیتے۔ ہاں ہر دین کے معاملہ میں حد درجہ غیور تھے سلسلہ کے معاملہ میں آپ نہایت غیور تھے۔ اگر کسی نے آپ نے کبھی ناراضگی کا اظہار کیا بھی تو صرف ایسے مواقع پر جہاں سلسلہ کی عزت اور وقار کا سوال ہوتا۔ آپ خود سلسلہ کے احکامات اور شرعی امور کے سختی سے پابند تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اگر سلسلہ یا شریعت کے خلاف عمل کا مظاہرہ دیکھتے تو آپ کو بہت ناگوار گذرتا اور باحسن طریق اُس کی اصلاح کی کوشش کرتے۔ غرباء کے ساتھ بہت شفقت سے پیش آتے۔ حتی الامکان ہر غریب و محتاج کی مدد کرتے۔ مستحق و محتاج لوگوں کی خفیہ مدد کیا کرتے تھے۔ مہمان نوازی کا جذبہ ان میں نمایاں تھا۔ کسی شخص کا سلوک ایسا نہ رہا ہے کہ جس کا کسی نہ کسی طرح بہتر بدلہ نہ دیا ہو۔ تکلفات سے خواہ کسی رنگ ۔۔۔ کے ہوں نفرت تھی۔ جس سے ملتے بڑی خندہ پیشانی سے ملتے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا طبیعت شگفتہ ہوتی تھی۔ گفتگو کا انداز بہت لطیف تھا۔ حق گو اور نڈر تھے۔ ۱۹۴۶ء میں غیر احمدیوں نے احمدیت کی سخت مخالفت کی۔ ہمارا محلہ زرشولپور غیر احمدیوں کے نرغے میں ہونے کی وجہ سے مخالفت کا اس قدر طوفان اُٹھا کہ احمدیوں کے گھر بار لوٹے گئے۔ احباب کو گھر چھوڑ کر دوسری جگہ نقل مکانی کرنی پڑی۔ مرحوم کو غنڈے اُٹھا کر لے گئے۔ اور صد ہا لوگوں کے مجمع میں اپنے صدر کے پاس پہنچایا اور احمدیت سے تائب ہونے کو کہا۔ آپ اُس بھری مجلس میں ڈنکے کی چوٹ یہ کہتے گئے کہ تم لوگ جس اسلام کا یہ مظاہرہ کر رہے ہو کیا یہ اسلام ہے؟ سچ بتاؤ اسلام کسے کہتے ہیں؟ اور اسلام کا کلمہ کیا ہے؟ ذرہ پڑھ کر تو مجھے سناؤ۔ تب میں سمجھوں کہ تم مسلمان ہو جس کی مجھے دعوت دے رہے ہو۔ مگر کسی میں یہ جرأت نہ ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ مرحوم کو اُٹھا کر لے گئے تھے۔ اُن میں سے کسی کو بھی کلمہ تک نہ آتا تھا۔ خدا کی شان کہ چند دن کے بعد اُن ہی اُٹھا کر لے جانے والوں میں سے ایک شخص نے احمدیت قبول کرلی۔ آپ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑی محبت اور گہری عقیدت رکھتے تھے۔ جب بھی ذکر کرتے تو ایک عاشقانہ کیفیت ہوتی تھی۔ تقسیم ملک کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کی خواہش سے پوری اور کٹک جا کر پاسپورٹ کا انتظام کر چکے تھے۔ صرف حکام کی منظوری باقی تھی۔ مگر کیا خبر تھی کہ مرحوم کے لئے تو جلد ہی ایک دوسرے جہان سے بلاوا آنے والا ہے۔

۱۹۱۵ء کے ابتدا میں خاکسار اور عزیزہ زین الدین صاحب، مرحوم کے ہمراہ تحصیل علوم کے لئے دارالامان روانہ ہوئے۔ مدرسہ احمدیہ میں ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۲۲ء میں بعض خانگی مشکلات کی بنا پر مزید تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رکھ سکے۔ قادیان میں "ماموں" کے نام سے مشہور تھے۔ عرصہ دراز تک جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے سیکرٹری اور وفات تک امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے فرائض احسن طور پر سرانجام دیئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔

آپ نے تین شادیاں کیں۔ پہلی بیوی سے جو مرحوم کے رنگ میں رنگین تھیں۔ ایک لڑکی ہے۔ اور دوسری بیوی سے بھی ایک لڑکی۔ پسماندگان میں دونوں لڑکیوں کے علاوہ ایک بھائی عزیز مکرم مولوی سید منظور احمد صاحب سلمہ اللہ ہیڈ کلرک ہومیوپیتھک تعلیم ہیں۔ جو نہایت ہی مخلص ہیں۔ آپ آج کل بیمار رہتے ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے بھی دعا فرماویں۔

خاکسار سید غلام احمد احمدی ز آڈیٹر جماعت احمدیہ سونگھڑا اڑیسہ

مکرم عبد الحمید خان صاحب آف کیرنگ

خاکسار کے والد مکرم جناب عبد الحمید خان صاحب کی وفات گذشتہ ۲۸ر اپریل ۱۹۵۸ء کو کیرنگ (اڑیسہ) میں ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر قریباً ۵۰ سال تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل و رحم کے ساتھ بہشت کے بلند ترین مقام میں جگہ نصیب کرے جب سے اڑیسہ میں یہ پرانی جماعت قائم ہوئی مرحوم اس کے ابتدائی ممبروں میں سے تھے۔ خاندانی لحاظ سے بھی ایک ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ پارٹیشن سے پہلے اور بعد میں گورنمنٹ کی طرف سے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ تلاوت قرآن۔ نماز باجماعت نماز جمعہ کے لئے تمام دنیاوی کاروبار بند رکھتے۔ حتیٰ کہ اگر جمعہ کے دن کوئی سرکاری کام پڑ جاتا تو حاکم سے اجازت لے کر اس کو بند رکھتے تھے۔ اسی طرح روزانہ بلاناغہ صبح اور بعد نماز ظہر ایک ایک گھنٹہ تلاوت قرآن کریم کرتے۔ جماعت کے دوسرے افراد اور گھر کے تمام بچوں اور مستورات کو بھی تلاوت قرآن شریف کے لئے خاص تاکید کرتے۔ کسی ضرورت یا سرکاری کام پر اگر صبح سے شام تک باہر رہتے تو ایسے پر پہلے قرآن شریف کی تلاوت کرتے اور بعد میں کھانا تناول فرماتے۔

مہمان نوازی اور تبلیغی جوش میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی قبولیت کے پیش نظر ہر ہفتہ اور ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو حضور کی خدمت اقدس میں دعائیہ خطوط تحریر کیا کرتے تھے۔ مختلف اوقات میں مقامی جماعت میں بطور سیکرٹری تعلیم و تربیت و سیکرٹری تبلیغ و سیکرٹری امور عامہ کام کرتے رہے۔ سلسلہ کے مبلغین کرام۔ انسپکٹران بیت المال اور دوسرے جو بھی مرکز کا رکن آتے حتی الامکان ۔۔۔ کی خدمت کرتے۔ جماعتی کاموں میں بالخصوص خود بھی دلچسپی لیتے اور دوسروں کو بھی حصہ لینے کی تحریک کرتے۔ خدا نے ان کو زیارتِ قادیان کا بھی موقع دیا۔ قادیان مرکز سے جو خاص اہمیت ساتھ لاتے تھے ان کا تذکرہ آپ اپنے گھر والوں اور دوسرے افراد جماعت کو سناتے۔ مختلف اقسام کے تبلیغی لٹریچر مرکز سے اور مکرم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سے آپ اپنے ذاتی خرچ پر منگوا کر مفت تقسیم کرتے۔ مرحوم مجلس انصار اللہ کے زعیم بھی تھے۔ اس وقت مرحوم نے چھ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ آپ اپنی جملہ اولاد کو سلسلہ سے محبت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہری عقیدت رکھنے کی نصیحت کرتے تھے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جس زمانہ میں مکرم و محترم مولانا عبد الرحیم صاحب درد مبلغ اڑیسہ کیرنگ تشریف لائے۔ تو آپ کے والد مرحوم مکرم ارشاد خان صاحب جو کیرنگ کے سردار خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ سب سے پہلے بیعت سے مشرف ہوتے۔ اور باوجود شدید مخالفت کے احمدیت پر قائم رہے۔ مرحوم کی کوشش اور ثابت قدمی کی وجہ سے خاندان کے دوسرے افراد کے علاوہ کیرنگ کے دیگر بہت سے دوست حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جزائے خیر عطا کرے بہشت بریں میں اپنے خاص مقبولین میں جگہ دے آمین ثم آمین۔

اللھم ارحمہ وادخلہ الجنۃ۔ آمین۔

خاکسار عطاء الرحمٰن عفی عنہ احمدیہ لائٹ موسیٰ بنی مائنز۔

قابلِ تقلید مثال

محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ نے نظارت ہذا کیلئے پچاس نسخہ جات "تبلیغ ہدایت" کا انتظام فرمایا ہے جزاہ اللہ خیراً۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور مزید بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دے۔ آمین موصوف نے کچھ عرصہ قبل دلی پرچہ جات بدر کیلئے جو لائبریریوں کیلئے نام جاری کرائے گئے ہیں چندہ دیا تھا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

زکوٰۃ

صاحب نصاب دوستوں کی توجہ کیلئے

زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ہے جس میں سے کسی ایک رکن کو چھوڑ کر کوئی مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے جن دوستوں کو فراوانی عطا فرمائی ہے وہ صاحب نصاب ہیں اور ان پر زکوٰۃ کا ادا کرنا فرض ہے لیکن زکوٰۃ کی آمد کی موجودہ رفتار سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب نصاب احباب ادائیگی زکوٰۃ کی طرف اور عہدیداران وصولی کے لئے کما حقہ توجہ نہیں فرما رہے۔ زکوٰۃ غرباء۔ یتامیٰ۔ مساکین اور بیوگان کا سہارا ہے۔

امید ہے احباب اور عہدیداران اس طرف خاص توجہ دیکر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے اور ہر ایک صاحب نصاب کی حساب فہمی ہو کر فرصتِ اولین میں زکوٰۃ کی رقوم مرکز بھجوا دی جائیں گی۔

ناظر بیت المال قادیان

نقد و نظر

سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے صیغہ نظارت دعوت و تبلیغ نے حال ہی میں مندرجہ بالا نام کی کتاب شائع کی ہے۔ جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے یہ کتاب ایک نہایت نیک جذبہ کے تحت لکھی گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان جو بعض غلط فہمیاں راہ پا گئی ہیں یا بعض انگریز مصنفین نے Devide and Rule کی پالیسی کے ماتحت یا پھر بعض متعصب مورخین نے ان دونوں قوموں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کی مذموم کوشش کرتے ہوئے جو من گھڑت اور بے بنیاد باتیں تاریخ کے گلے منڈھ دی ہیں۔ ان کا ازالہ کیا جائے یہ جذبہ حقیقتاً قابلِ قدر ہے اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہر طبقہ کے بہی خواہانِ ملک کی طرف سے اس کو خوش آمدید کہا جانا چاہیئے۔ اور جب یہ کتاب اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے اور عمائدین حکومت کے ہاتھوں میں پہنچے گی تو یقیناً ہر تائید کے دل سے صدائے آفرین بلند کرنے کا موجب ہوگی۔

آج جبکہ ہم بدیشیوں کی غلامی سے نجات پا کر اپنے بھارت ورش میں آزادی کا سانس لینے کے قابل ہوئے ہیں۔ اور ہمارا ملک ترقی کی راہ پر رواں دواں ہے۔ اس امر کی شدت کے ساتھ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اس ملک میں بسنے والی تمام اقوام کے درمیان محبت اور اخوت کا وہ مضبوط رشتہ قائم ہو جائے جو اٹوٹ ہو۔ تاکہ تمام مذاہب کے لوگ قدم سے قدم ملاتے ہوئے اس منزل کی طرف تیزی سے بڑھیں جہاں ہمیں پہنچنا ہے اور جہاں ہمارا عظیم لیڈر پنڈت نہرو ہمیں پہنچانے کا خواہشمند ہے۔ اور یہ خواہش تبھی پوری ہو سکتی ہے کہ ہم باہمی مناقشتوں اور ہر قسم کی کدورتوں کو دلوں سے نکال کر ہم آہنگی اور ہم قدمی کے ساتھ آگے بڑھیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کتاب اس مقصد کو بدرجہ اتم پورا کرنے کی مساعی کے لئے ایک اہم کردار انجام دے گی۔

ایسی مفید کتابوں کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کا کام کثیر اخراجات کا متقاضی ہوتا ہے۔ اور کثیر اخراجات مہیا کرنا کسی معمولی ادارے کا کام نہیں بلکہ ایسے بوجھ حکومت کی کمر ہی برداشت کر سکتی ہے۔ تاہم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے صیغہ نظارت دعوت و تبلیغ نے جو کام کر دکھایا ہے وہ اس کی مالی حیثیت کے مقابلہ میں کہیں بڑھ کر ہے کیونکہ اس کتاب کا صفحہ اول سے لے کر صفحہ نمبر ۱۶۸ تک کا سارا مواد یہ بتا رہا ہے کہ اس کی تالیف و ترتیب میں انتھک محنت سے کام لیا گیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ کسی کتاب کو تمام تر حوالجات اور ٹھوس واقعات کے ساتھ ترتیب دینا ایک کٹھن کام ہے جو اپنی تکمیل کے لئے لائق، مستند اور اپنی طاقت سے بڑھ کر محنت کرنے والے علماء کو چاہتا ہے۔ اس کتاب میں جو بعض تاریخی کتب کے حوالے دیئے گئے ہیں وہ تمام تر سکھ مذہب کی متفق طور پر مسلّمہ تاریخی کتب سے ماخوذ ہیں۔ اور ان تمام واقعات کی ترتیب فاضل مولفین کی اعلیٰ دماغی صلاحیتوں کی نشاندہی کر رہی ہے۔

جماعت احمدیہ کا یہ طرۂ امتیاز ہے کہ وہ تمام مذاہب کے بانیوں کی دل سے عزت کرتی ہے کیونکہ اسلام اسے یہی تعلیم دیتا ہے اور اسی صلح کل تعلیم اور صلح جو نظریہ نے اس مفید کتاب کو جنم دیا ہے تاکہ یہ دونوں قومیں ایک دوسرے کی طرف محبت کا ہاتھ بڑھا سکیں۔ اور متعصب مورخین نے "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کی قابلِ نفرت پالیسی کے ماتحت صفحاتِ تاریخ پر بے بنیاد واقعات کی جو سمیت پھیلا دی ہے اسے اس تریاق "سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ" کے ذریعہ دور کیا جا سکے۔

بہر حال نظارت دعوت و تبلیغ کی یہ کوشش اس قابل ہے کہ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ اور یہ کتاب حق رکھتی ہے کہ اس کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کے لئے حکومت دستِ تعاون دراز کرے تاکہ یہ سلسلہ وسیع ہو۔ اور نظارت موصوفہ جلد اس قابل ہو سکے کہ اسی قسم کی ایک کتاب "ہندو مسلم اتحاد" کے نام سے منظرِ عام پر لا سکے۔ اور ہمیں یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ ایسی کتاب کی اشاعت بھی اس کے اسی سال کے اشاعتی پروگرام میں شامل ہے۔ جس کا اعلان نظارت موصوفہ کی طرف سے اسی اشاعت میں کیا جا رہا ہے۔

زیر نظر کتاب "سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ" اپنے اندر وہ تمام ظاہری خوبیاں بھی رکھتی ہے۔ جو ایک اچھی کتاب میں [illegible] ہونی ضروری ہیں۔ یعنی اعلیٰ کتابت۔ دیدہ زیب سرورق۔ عمدہ کاغذ $\frac{20 \times 30}{16}$ ۱۹ سطر سائز کی یہ ۱۶۸ صفحہ کی کتاب نظارت دعوت و تبلیغ قادیان سے صرف ایک روپیہ میں (علاوہ محصول ڈاک) مل سکتی ہے۔ اور یہ قیمت اس کی ظاہری اور معنوی خوبیوں کے مقابلہ میں فقطاً برائے نام ہے ✦

ہندو مسلم اتحاد کا گلدستہ

نظارت ہذا کی طرف سے ایک کتابچہ اسی ماہ شائع کیا گیا ہے۔ جس پر بدر کے اسی پرچے میں تبصرہ بھی شائع ہوا ہے۔ یہ کتابچہ ہماری گورمکھی زبان کی کتاب "جوتیں پھل" کا اردو ترجمہ "سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ" ہے۔

چونکہ ہماری جماعت اپنی مذہبی تعلیم کے لحاظ سے دنیا کے تمام مذاہب و اقوام کے لئے خیر سگالی کے جذبات رکھتی ہے۔ اور تمام مذاہب کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اس لئے آئندہ چند ماہ کے اندر اندر ایک اور کتابچہ نظارت ہذا کی طرف سے "ہندو مسلم اتحاد کا گلدستہ" کے نام سے شائع کیا جائے گا۔ گو ایسے کام کثیر اخراجات چاہتے ہیں۔ مگر جس اعلیٰ مقصد کے لئے یہ کتاب شائع ہوگی۔ اور وہ مقصد تو روپیہ کی قیمت سے کہیں بلند اور برتر ہے۔ گو ہماری جماعت غریب افراد پر مشتمل ہے مگر ایسے نیک کاموں کے لئے اپنی جیب خالی کر دینا اس کی ہمیشہ سے عادت ہے۔ اور نظارت یہ یقین رکھتی ہے کہ اس کام میں اسے جماعت کے دوستوں کا پورا تعاون حاصل ہوگا۔

اس کے ساتھ ہی ان احباب سے جو علم اور مطالعہ میں وسعت رکھتے ہوں یہ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اس کتاب کی تیاری کے لئے اپنے مفید مشوروں اور حوالوں سے مستفید فرمایا جائے۔ تاکہ نظارت جلد از جلد اسے شائع کرنے کے قابل ہو سکے۔ اور جب یہ کتاب شائع ہو تو اس کی صحت اور افادیت یقینی ہو۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام اودے پور کٹیا (شاہجہانپور)

خوش قسمتی سے محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل انچارج تبلیغ صوبہ یو۔پی و دہلی شاہجہانپور تشریف لائے۔ تو جماعت احمدیہ اودے پور کٹیا نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اودے پور کٹیا میں جلسہ سیرت النبی کا انعقاد کیا۔ جس کی مختصر روئیداد اس طرح ہے:۔

تلاوت قرآن پاک محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے کی۔ پروگرام کے مطابق پہلی تقریر خاکسار خورشید احمد پربھاکر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہوئی۔ خاکسار نے آنحضرت صلعم کے احسانات مستورات پر" کے عنوان پر نصف گھنٹہ تقریر کی۔ جس میں زمانہ جاہلیت عرب میں عورت کی خستہ حالت کا ذکر کر کے عورت ذات پر آنحضرت صلعم کے احسانات کا ذکر کیا۔ کہ حضور سرور کائنات نے لڑکی۔ عورت۔ بیوی۔ ماں کے گویا عورت کے ہر حصہ عمر میں اس کے حقوق کو محفوظ کیا ہے۔ اور آپ کی تعلیمات عین فطرت کے مطابق ہیں۔

دوسری تقریر محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل کی ہوئی۔ آپ نے نہایت عمدگی اور محبت بھرے انداز میں آنحضرت صلعم کے پیدائش سے لے کر فتح مکہ تک کے نصیحت آموز واقعات نہایت ولولہ انگیز پیرایہ میں بیان فرمائے۔ حضور کی پیدائش پر تنزلزل ہو ایوانِ کسریٰ و فتادو اور آتش کدۂ ایران کا بجھ جانا حضور سرور کائنات کی یتیمی اور آخر بادشاہ بن جانے کے واقعات کو ایسے رنگ میں بیان فرمایا۔ کہ حضور کا اُسوۂ حسنہ ہر حصۂ عمر کے لئے کامل نمونہ ثابت ہوا۔ دوران تقریر بعض درد انگیز واقعات کا سامعین پر اس قدر اثر ہوا کہ ان پر رقت طاری ہو جاتی تھی۔

سامعین میں علاوہ احمدی احباب کے غیر احمدی و غیر مسلم کافی تعداد میں تھے۔ جو نہایت اطمینان اور سکون سے بغور تقریر سنتے رہے۔ دیہات کے کاروبار کو مدنظر رکھتے ہوئے فاضل مقرر نے اپنی پر معارف تقریر کو صرف ایک گھنٹہ وقت میں ختم کیا۔ اور بعد دعا یہ مبارک تقریب ختم ہوئی۔ سامعین میں ایک تعداد معززین نے مولوی صاحب سے مصافحہ کیا اور شکریہ ادا کیا۔ اور وعدہ لیا کہ جب آپ دوسری بار شاہجہانپور تشریف لائیں۔ تو پھر ایسی مبارک نصائح سے مستفیض فرائیں۔

خاکسار خورشید احمد پربھاکر شاہجہانپور۔

درخواست دعا

میرے بھائی محمد بشیر الدین محمود احمد بی۔ ایس۔ سی کو جو کہ کراچی میں جیالوجیکل ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہیں حکومت پاکستان کی جانب سے ۲ سال کی ٹریننگ کے سلسلہ میں لندن بھجوایا جا رہا ہے۔ وہ ۱۰ ستمبر کو عازم لندن ہو رہے ہیں جملہ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو مبارک کرے اور اسے دینی و دنیوی ترقیات کا موجب بنائے۔ اور ہمارے قلوب میں خدمت اسلام کا سچا جوش پیدا ہو۔ خاکسار محمد اسحق تنویر احمدی طالب علم بی۔اے جونیئر عثمانیہ یونیورسٹی (حیدرآباد دکن)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے انعقاد میں تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں

احباب جماعت اور عہدے داران کو اس امر سے بخوبی آگاہی ہو گی۔ کہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۷ ، ۱۸ اور ۱۹ ر اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ گویا جلسہ سالانہ کے انعقاد میں اب صرف تھوڑے دن ہی باقی رہ گئے ہیں۔ احباب جماعت اور عہدیداران کو اس امر کا بھی پورے طور پر احساس ہوگا۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے

لہٰذا احباب جماعت اور عہدیداران مال کو اس امر کا فرصت اولین میں جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا وہ اپنے اس فریضہ کی ادائیگی کر چکے ہیں۔ یاد رہے قربانی کا ثواب اسی صورت میں زیادہ ہوتا ہے۔ جبکہ بر وقت کی جائے۔

اس تحریک کے ذریعہ احباب جماعت اور عہدیداران مال کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ دیں۔ اور وصول شدہ رقم بلا تاخیر مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

لازمی چندہ جات

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کی خاص توجہ کیلئے

موجودہ مالی سال کے ابتدائی ۵ ماہ گذر گئے ہیں لیکن آمد نسبتی بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی

ہر مخلص احمدی پر یہ امر واضح ہے کہ جماعت احمدیہ تبلیغی تعلیمی و تربیتی کاموں کی بجا آوری میں کس قدر اموال خرچ کر رہی ہے۔ یہ سب کام احباب جماعت کے تعاون اور ان کے چندوں سے انجام پا رہے ہیں۔ اگر باقاعدگی سے چندے وصول نہ ہوں۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جماعتی امور کی تکمیل میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

نظارت بیت المال قادیان کی طرف سے ہر ماہ باقاعدگی سے چندے ادا کرنے اور اسی طرح بجٹ لازمی چندہ جات اور بعض دوسری طوعی تحریکات کے وعدوں کی سو فیصدی ادائیگی کے لئے احباب جماعت کو اخبار۔ سائیکلو سٹائل تحریکات اور مرکزی نمائندوں کے جماعتوں میں دوروں کے ذریعہ توجہ دلائی جاتی رہتی ہے۔

نیز عہدیداران جماعت کو بھی مذکورہ بالا طریق پر توجہ دلانے کے علاوہ ہر ماہ جماعتوں کے نسبتی بجٹ اور اس کے مقابل پر آمد چندہ جات اور پوزیشن بقایا سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی نسبتی بجٹ کے مطابق چندوں کی وصولی نہیں ہو رہی۔ بجٹ سال رواں کے ابتدائی ۵ ماہ گذر گئے ہیں۔ لیکن نسبتی بجٹ کے مقابل پر مجموعی طور پر تخمیناً دس ہزار روپے لازمی چندہ جات میں آمد کم ہوئی ہے۔ حالانکہ جماعتی کاموں کی بجا آوری پر اخراجات بدستور کرنے پڑ رہے ہیں۔ لہٰذا احباب جماعت اور عہدیداران کے لئے یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ کیا انکی عدم توجہ کے باعث جماعتی کاموں کو نقصان تو نہیں پہنچ رہا۔ اور اس صورت میں ان کے ثواب میں تو کمی نہیں ہو رہی؟

مجھے امید ہے کہ احباب اور عہدیداران اپنی اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے ملاز جلد سابقہ کمی کو پورا کرتے ہوئے آئندہ ہر ماہ باقاعدگی سے چندے ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

ایک غیر احمدی خاتون کا قابلِ قدر عطیہ

محترمہ مہر افروز صاحبہ بنت حکیم محمد احمد اللہ صاحب میسوری حال مقیم مشیر آباد۔ حیدر آباد نے مبلغ یکصد روپیہ کی رقم اس غرض کے لئے نظارت ہذا کو ارسال فرمائی ہے کہ اس روپیہ سے افریقہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ شائع شدہ قرآن کریم کے سواحیلی زبان میں ترجمہ کے پارے خرید کر غیر احمدیوں اور غیر مسلموں میں تبلیغ کی غرض سے مفت تقسیم کر دیئے جائیں۔

محترمہ موصوفہ کا یہ جذبہ نہایت قابل قدر ہے۔ اور ہماری احمدی بہنوں کے لئے قابل رشک ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کے جملہ افراد خاندان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور دینی و دنیوی ترقیات بخشے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

درخواست دعا میں عرصہ چار پانچ سال سے مالی مشکلات کی وجہ سے سخت پریشان ہوں جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درد مندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ میری جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین (خواجہ) محمد صدیق خان ناظر ڈی سی آفس پونچھ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے کشوف و الہامات کا مجموعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کشوف و الہامات کا مجموعہ عنقریب چھپ کر تیار ہو جائے گا۔ اس مجموعہ میں حضور کے الہامات و کشوف درج کر کے بتایا گیا ہے کہ کس طرح وہ الہامات و کشوف پورے ہوئے۔ یہ مجموعہ ازدیاد ایمان کے لئے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کے پاس اس مجموعہ کا ہونا ضروری ہے یہ دوسروں میں تبلیغ کے لئے بھی ایک عظیم الشان ہتھیار ہو گا۔ اس لئے اپنے دوستوں اور عزیزوں کے لئے بھی زائد کاپیاں خرید لینی چاہئیں۔

امراء و صدر صاحبان جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مطلوبہ نسخوں سے فوراً مطلع فرما دیں۔ حجم اندازاً چار صد سے پانچصد صفحات۔ قیمت پانچ روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔ ایسی اطلاعات جلد آنی ضروری ہیں تاکہ اس کے مطابق جلدیں ریزرو کر دی جائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

امتحان

نظارت تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام رسالہ "جماعتی تربیت اور اس کے اصول" کا امتحان مورخہ ۲۶ ر اپریل ۱۹۵۹ء بروز اتوار ہوگا۔ یہ رسالہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ کا ایک اچھوتا اور بہت مفید مقالہ ہے۔ جسے رسالہ کی صورت میں دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ نے شائع کیا۔ رسالہ کی قیمت مع محصولڈاک وغیرہ صرف پچاس نئے پیسے ہے مضمون کی اہمیت کے پیش نظر یہ قیمت کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان و مبلغین کرام کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ احباب کو امتحان میں شریک کریں۔ اور کوشش کریں۔ کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ ہو جس نے یہ رسالہ اچھی طرح پڑھ یا سن نہ لیا ہو۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

منظوری عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

نمبر شمار	عہدہ	نام عہدہ دار	پتہ	کیفیت
		۱۔ جماعت احمدیہ کالیکٹ		
۱	سیکرٹری تعلیم و تربیت	مکرم این محمد حنیف صاحب	انجمن احمدیہ ویسٹ سنڈ سٹریٹ کالیکٹ (کیرالہ)	مشروط منظوری چھ ماہ
		۲۔ جماعت احمدیہ شموگہ		
۱	سیکرٹری مال	مکرم میر عبد الجلیل صاحب	اے بے موٹر سروس شموگہ (میسور سٹیٹ)	منظوری ۳۰-۴-۵۹
		۳۔ جماعت احمدیہ کلکتہ		
۱	سیکرٹری تحریک جدید	مکرم محمد شہاب الدین صاحب	دار السلام ۱۵ نیو ٹنگرا روڈ کلکتہ ۱۵	منظوری ۳۰-۴-۵۹
۲	انچارج دار التبلیغ	مکرم میاں محمد یوسف صاحب بانی	ریڈ کمپنی ۵ سٹریٹ کلکتہ	مشروط منظوری
	نوٹ: جب مرکزی مبلغ کلکتہ میں کام شروع کرے اس وقت دار التبلیغ کا سب انتظام لازمی ہے مرکزی مبلغ ہی انچارج دار التبلیغ بھی ہوگا۔			سکے سپرد ہونا
۳	انچارج لوکل فنڈ	۱۔ مکرم میاں محمد یوسف صاحب بانی ۲۔ مکرم میاں محمد حسین صاحب	ریڈ کمپنی ۵ سٹریٹ کلکتہ ۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ	مشروط منظوری "
		۴۔ جماعت احمدیہ چندئی		
۱	پریذیڈنٹ	مکرم محمد سلیمان صاحب	چندئی ڈاکخانہ پلاس ڈانگا ضلع بانکورہ۔ ویسٹ بنگال	مشروط منظوری چھ ماہ
۲	سیکرٹری مال و تبلیغ	مکرم محمد سعد اللہ صاحب	" "	"
۳	" تعلیم و تربیت	مکرم غلام ربانی صاحب	" "	"

ناظر اعلیٰ قادیان

اعلان نکاح میرے بیٹے عزیزم پروفیسر شکیل احمد صاحب ایم۔ اے کا نکاح عزیزہ نعیمہ بیگم بی۔ اے۔ بی۔ ٹی بنت مکرم خان بہادر محمد صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی پرنسپل عثمانیہ کالج مدراس کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ مہر پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۲۰ ر ستمبر ۱۹۵۹ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار خلیل احمد مونگھیری ناظر تعلیم و تربیت قادیان

خبریں

رنگون ۲۷ر ستمبر۔ برما میں آج پُر امن انقلاب آیا جبکہ وزیر اعظم تھری اُونو نے رضا کارانہ طور پر وزارت عظمٰی کا عہدہ ملک کے کمانڈران چیف جنرل "سنغ وِن" کو سونپ دیا۔ کمانڈر انچیف نے اُن کی یہ درخواست قبول کر لی ہے۔

وزیر اعظم اُونو نے یہ کارروائی ملک کی سیاسی صورت حال کے پیش نظر کی ہے کیونکہ ان کی پارٹی اینٹی فاسسٹ پیپلز فریڈم میں پھوٹ پڑ گئی تھی۔ اور اُن کے بعض پرانے ساتھی فوج کے ساتھ مل کر حکومت کا تختہ اُلٹنے کے در پے تھے۔ اس سازش کا انکشاف پرسوں ہی ہوا تھا۔ چنانچہ اُونو نے ملک کو خانہ جنگی سے بچانے اور فوج کے اتحاد اور ڈیسپلن کو برقرار رکھنے کے لئے کمانڈر انچیف کو وزیر اعظم بنا دیا۔ مسٹر اُونو نے قوم کے نام ایک براڈ کاسٹ تقریر میں بتایا کہ انہوں نے استعفےٰ دیدیا ہے اور انہوں نے چیف آف جنرل سٹاف جنرل نے ون کو تمام اختیارات سونپ دیئے ہیں۔

ٹوکیو ۲۹ر ستمبر۔ راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد جو کہ یہاں سرکاری دورہ پر پہنچے تھے آج صبح چھ بجے ... شاہی بگھی میں بیٹھ کر شاہی محل گئے۔ اور وہاں انہوں نے شاہ جاپان ہیرو ہیٹو سے ملاقات کی۔ ... اس موقعہ پر ملکہ جاپان اور شاہی خاندان کے دیگر ممبر بھی موجود تھے۔ راشٹرپتی کار میں بیٹھ کر واپس مہمان خانہ لوٹے اور پھر شاہ جاپان ملاقات کے لئے مہمان خانہ آئے۔ آج ٹوکیو کے گورنر نے بھی راشٹرپتی کے اعزاز میں دعوت دی۔ ٹوکیو کے حلقوں نے بتایا ہے کہ راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرشاد پہلے سرکار جہاں ہیں جن کے خیر مقدم کے لئے شاہ جاپان ہوائی اڈہ پر گئے۔

ڈلاس (ٹیکساس) ۲۸ر ستمبر۔ امریکہ کے وزیر برائے ہوائی فوج مسٹر جیمز ڈوگلس نے آج یہاں اعلان کیا۔ اگر ضروری ہوا۔ تو چینی کمیونسٹوں کے خلاف ایٹم بم استعمال کئے جائیں گے۔ ایئر فورس ایسوسی ایشن کی یونین کی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر کمیونسٹوں نے کوئمائنگ خلاف طاقت کا استعمال جاری رکھا۔ تو امریکہ کے ہلکے اور بھاری بمبار جہاز بھی طاقت استعمال کریں گے۔ اور وہ تیار ہو تیار کھڑے ہیں۔ امریکن ہوائی جہاز طاقت اور بم گرانے کے اہل ہیں۔ اور اگر ضروری ہوا تو وہ اور بھی زیادہ طاقت ور بم گرا سکتے ہیں۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ روس اڑن شستروں اور راکٹوں کی تیاری میں امریکہ سے آگے ہے لیکن دور تک مار کرنیوالے بمباروں کی تیاری میں روس امریکہ سے پیچھے ہے۔

بیروت ۲۸ر ستمبر۔ باوثوق حلقوں نے پریس ٹرسٹ آف انڈیا کو بتایا ہے کہ لبنان کے نئے وزیر اعظم مسٹر رشید کرامی اور امریکی سفیر مسٹر رابرٹ مکلنٹاک کے درمیان لبنان سے امریکی فوج کے انخلاء کی تاریخ اور پروگرام کے متعلق مکمل سمجھوتہ ہو گیا۔ میٹنگ کے بعد مسٹر کرامی نے کہا کہ انتہائی خوشی ہے کہ امریکی فوجوں کے نکاس کے بارے میں مفاہمت ہو گئی ہے۔ باوثوق حلقوں میں امریکن سرکار کے ساتھ اس خطہ میں تعینات امریکی فوجوں کے کمانڈر ایڈمرل ہالووے سے بھی ملے۔ انہوں نے مسٹر کرامی کو میمورنڈم پیش کیا جس میں امریکی فوجوں کے نکاس کا مکمل پروگرام درج تھا۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امسال کے جلسہ ہائے سیرت النبی کے انعقاد کے لئے ۲۳ر نومبر ۱۹۵۸ء بروز اتوار کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ جملہ صدر صاحبان۔ سیکرٹریان تبلیغ اور مبلغین سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ اس تاریخ کو ہر جماعت میں جلسہ سیرت النبی صلعم کا انعقاد کیا جائے جس میں جماعت کے تمام مردوں۔ خواتین اور بچوں کی شرکت کے علاوہ غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کو بھی بڑی تعداد میں شریک کرنے کے لئے ابھی سے کوششیں جاری کر دی جائیں۔ اگر اس وقت تک نظارت کی طرف سے سیرت آنحضرت صلعم بزبان ہندی طبع ہو گئی۔ تو بدر میں اعلان کر دیا جائیگا۔ اور جماعتوں کی حیثیت کے مطابق مفت یا معمولی قیمت پر مہیا کی جائیگی۔ مگر کوشش کی جاتی ہے کہ اس وقت تک اس کے لئے تمام جماعتیں اپنے ہاں فنڈ جمع کر لیں تاکہ وہ نظارت سے مذکورہ کتاب منگوا سکیں۔

نیز اس موقعہ پر ڈاک خرچ کے لئے رقم بھجوانے کی صورت میں دیگر مناسب لٹریچر بھی کافی مقدار میں بھجوایا جا سکے گا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

احمدی مستورات اور بچوں کو

ہندوستانی شہری حقوق کی تفویض

قادیان ۲۵ر ستمبر ۱۹۵۸ء۔ آج جناب کلکٹر صاحب بہادر ضلع گورداسپور شری دھو در صاحب آئی۔ اے۔ ایس قادیان تشریف لائے اور ریسٹ ہاؤس قادیان میں طلب فرما کر مندرجہ ذیل احمدی مستورات اور بچوں کو ہندوستانی شہری حقوق عطا فرمائے۔

نمبر شمار	عورت یا بچہ کا نام معہ زوجیت یا ولدیت	رجسٹریشن		سرٹیفکیٹ نمبر	
۱	رقیہ بیگم اہلیہ عبدالغفور صاحب	سرٹیفکیٹ	عہ ۱۰	مورخہ	۲۵ ۹/۵۸
۲	بشریٰ بی بی دختر عبدالرحیم صاحب سندھی	"	عہ ۱۱	"	"
۳	نذیراں بی بی " " " "	"	عہ ۱۲	"	"
۴	عبداللطیف ولد " " "	"	عہ ۱۳	"	"
۵	بشریٰ دختر بدر دین صاحب ناگی	"	عہ ۱۴	"	"
۶	آمنہ بیگم دختر ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے	"	عہ ۱۵	"	"

(ناظر امور عامہ قادیان)